Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2007

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 56

شمارہ 1-2

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

13/20 ذوالحجہ 1427 ہجری 4/11 صلح 1386 ہش 4/11 جنوری 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 5 جنوری 2007 (ایم ٹی اے)
سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے ننس سپیٹ ہالینڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو عبادت کرنے اور خدا سے تعلق جوڑنے کی تلقین فرمائی۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں
جماعت احمدیہ عالمگیر کا 115واں جلسہ سالانہ

افضال الٰہیہ اور برکات روحانیہ کے ماحول میں منعقد ہوا۔

امام جماعت احمدیہ عالمگیر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

جرمنی سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ براہ راست نشر

☆......نماز تہجد باجماعت کا اہتمام ☆ درس القرآن ☆ غیر مسلم معززین کی شرکت ☆ ۶ زبانوں میں جلسہ کی کاروائی کا رواں ترجمہ ☆ کثیر الاشاعت اخبارات، الیکٹرانک میڈیا پر جلسہ سالانہ کی وسیع پیمانے پر تشہیر ☆ Alislam.org ویب سائٹ پر جلسہ سالانہ کے Live پروگرام ☆ اعلانات نکاح ☆ وزیر اعظم ہند اور وزیر خارجہ ہند کے پیغامات ☆ اجتماعی بیعت کا روح پرور منظر ☆ اخوت و محبت کا روح پرور نظارہ ☆ پاکستان سے کثیر تعداد میں احمدیوں کی شرکت

27 ممالک کے 25 ہزار شمع احمدیت کے پروانوں کا روحانی اجتماع

رپورٹ مرتبہ: مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد۔ تبریز احمد ظفر۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ 115 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26-27-28 دسمبر 2006ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ ذکر الٰہی اور پرسوز دعاؤں کے ماحول میں اختتام پذیر ہوا اس جلسہ کی خصوصیت یہ رہی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اختتامی خطاب جرمنی سے ارشاد فرمایا حضور کا خطاب براہ راست جرمنی سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ جلسہ گاہ قادیان میں بھی دیکھا اور سنا گیا خطاب کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی اور احباب نے اجتماعی بیعت میں شمولیت اختیار کی۔ جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں جوں جوں قریب آتی گئیں اندرون ملک اور بیرون ملک سے قافلوں کا آنا شروع ہو گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ امسال سردی کی لہر بہت پہلے سے ہی شروع ہو چکی تھی۔ غالب گمان تھا کہ اس سال جلسہ سالانہ پر شدید سردی ہوگی جس کی وجہ سے مہمانوں کو تکلیف ہو سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے ایام میں موسم کافی سازگار رہا۔ گو کہ جلسہ کے پہلے روز ہلکی بارش بھی ہوئی جس کی وجہ سے جلسہ کچھ تاخیر سے شروع ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے موسم کو سازگار بنا دیا۔ اور جلسہ سالانہ اپنی سابقہ روایات کے تحت نہایت کامیاب کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ گذشتہ کئی سالوں سے اس بات کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے کہ عین جلسہ کے ایام میں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے موسم کو سازگار بنا دیتا ہے 15 دسمبر 06 سے قافلوں کی آمد شروع ہوگئی تھی امسال پاکستان سے بڑی تعداد میں احمدیوں نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی۔ جلسہ سالانہ کی اہمیت اور افادیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

" اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی " جلسہ سالانہ کے انتظامات اور تیاری بہت پہلے سے شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے جلسہ کے ایام میں قیام و طعام اور دیگر انتظامات میں کسی قسم کی دقت پیش نہیں آتی۔ جلسہ سالانہ شروع ہونے سے پہلے تمام تر انتظامات کا معائنہ کیا جاتا ہے چنانچہ مورخہ 21.12.06 کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے تقریب معائنہ کارکنان کا جائزہ لیا اور اپنی زریں نصائح سے نوازا اور دعا کروائی۔

پہلا دن۔ بروز منگل 26.12.06

افتتاحی تقریب: جلسہ سالانہ قادیان کی افتتاحی تقریب صبح 10.25 پر شروع ہوئی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا۔ لوائے احمدیت لہراتے ہی فضا اسلامی نعروں سے گونج اٹھی لوائے احمدیت لہرانے کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ لوائے احمدیت کے محافظوں نے لوائے احمدیت کا پہرہ دیا۔

جلسہ کی کاروائی کا آغاز: جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا محترم قاری محمد عاشق صاحب آف پاکستان نے سورہ حشر کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور اُس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حمدیہ کلام ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار

مکرم غلام سرور طاہر صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

افتتاحی خطاب: حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ الحمدللہ ہم 115 واں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کی بنیاد منشاء الٰہی کے مطابق رکھی تھی۔ اس جلسہ کا انعقاد خدا تعالیٰ کی عاجزانہ راہوں کا حصول ہے۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ

باقی صفحہ 11 پر دیکھیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ۔ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

عیدالاضحیٰ تزکیہ نفس اور روحانیت سے حصہ لینے کے لئے آتی ہے اور اس کی وجہ سے ہم اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے

نفسوں کی پاکیزگی اور روحانیت کے حاصل کئے بغیر یہ چیز حاصل نہیں ہو سکتی

پس ہمیں تمام سال اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم نے اس حقیقت کو پالیا جو عیدالاضحیٰ میں مخفی ہے

خلاصہ خطبہ عیدالاضحیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31 دسمبر 2006ء بمقام جرمنی

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی لن ینال اللہ لحومھا ولا دماء ھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم کذلک سخرھا لکم لتکبروا اللہ علی ماھداکم وبشر المحسنین۔ (الحج 38)

کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ایک اور عیدالاضحیٰ منانے کی توفیق عطا فرمائی ہے آپ میں سے بہت سوں نے آج عید کی قربانی کرنی ہوگی جن کو یہاں قربانی کرنے کی سہولت نہیں وہ ہندوستان اور پاکستان یا دنیا کے بعض اور غریب ممالک میں جماعتی نظام کے تحت قربانیاں کرتے ہیں فرمایا کیا ان قربانیوں کے کرنے سے ہمارا مقصد پورا ہو جاتا ہے یا یہ کہ اس عید پر ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کا ذکر سنتے ہیں کہ وہ باپ بیٹا ایک عظیم قربانی کیلئے تیار ہو گئے تھے اور انہوں نے خوف کی، بھوک کی اور جان کی قربانی پیش کردی تھی یہ باتیں جو ہم عید گاہ میں سنتے ہیں اور بہت سے دلوں میں اس کے نتیجہ میں ایک جذباتی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور عید گاہ سے نکلنے کے بعد وہ ختم ہو جاتی ہے اور اس کی اہمیت کو ہم بھلا دیتے ہیں تو ہم نے نہ تو حقیقی قربانی کی اور نہ آج کی عید کے مقصد کو سمجھا۔

فرمایا یہ عیدالاضحیٰ تزکیہ نفس اور روحانیت سے حصہ لینے کے لئے آتی ہے اور اس کی وجہ سے ہم اس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے یہ عید جس کو بڑی عید بھی کہتے ہیں ایک عظیم الشان اہمیت اپنے اندر رکھتی ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے کیونکہ نفسوں کی پاکیزگی اور روحانیت کے حاصل کئے بغیر یہ چیز حاصل نہیں ہو سکتی پس ہمیں تمام سال اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم نے اس حقیقت کو پالیا جو عیدالاضحیٰ میں مخفی ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے جو وعدہ فرمایا تھا کہ تیری امت پر اندھیری رات کے بعد پھر دن چڑھے گا ہم احمدی کہلانے والوں نے اسے دیکھا اور اس کی روشنی سے فیض پانے کی خواہش کی کیا صرف خواہش کافی ہے یا اس نور کے حصول کی کوشش کی بھی ضرورت ہے پس اب کوشش کرکے اپنے نفسوں کو پاک کرنا ہمارا کام ہے شریعت کی آخری کتاب جو احکامات سے پر ہے قرآن مجید کی صورت میں ہمارے سامنے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے سامنے ہے اور زمانے کے امام کو ماننے کا دعویٰ ہمارے سامنے ہے پھر اگر ہمارے دل صاف نہیں ہو رہے تو پھر اس ضحیٰ کا قصور نہیں بلکہ ان پردوں کا قصور ہے جو ہم نے اپنے دلوں پر ڈال رکھے ہیں غیر جنہوں نے نہیں مانا انہوں نے تو دلوں کے دروازے بند کر رکھے ہیں ہم نے اپنا جائزہ لینا ہے کہ کیا ہم مان کر بھی تو ویسے نہیں ہمیں یہ جائزہ لینا ہے کہ یہ عید صرف ظاہری خوشیاں منانے اور بکروں و مینڈھوں کو رنگ لگا کر قربانیاں دینے والی تو نہیں بلکہ ہماری عید اس وقت ہے جب ہم عید کی حقیقت اور اس کے پیچھے موجود روحانیت سے حصہ پالیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں جب مجاہدہ اور دعا سے کام لیں تب ہی یہ تبدیلی آسکتی ہے پس دلوں کے میلوں کو اتاریں مجاہدات اور دعا سے کام لیں تب ہم ان برکات سے حصہ پانے والے ہوں گے جو اس کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں ورنہ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ تک یہ گوشت اور خون ہرگز نہیں پہنچیں گے ہاں تمہارا التقویٰ ہے جو پہنچے گا پس تم قربانیوں کے گوشت کے وزن کرکے اور کئی جانور ذبح کرکے اگر سمجھ لو کہ تم نے وہ کچھ پالیا ہے جو اس کی حقیقت ہے تو ہرگز ایسا نہیں ہے اصل چیز تقویٰ ہے جو اس میں پنہاں ہے اگر تم تقویٰ سے پُر دلوں سے یہ قربانیاں کرو گے تو اللہ فرماتا ہے کہ تمہاری قربانیاں قبول ہو گئیں اور ہماری قربانیاں وہ قربانیاں ہوں گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آپ کے صحابہ نے کی تھیں تب ہی ہم قربانی کی روح کو سمجھنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہمیں وہ حقیقی فیض عطا فرمائے گا جو اس نے اس زمانے کے امام کے ساتھ وابستہ کر رکھا ہے یاد رکھو ہمیں ہر وہ چیز چھوڑنی ہوگی جو خدا کے قرب سے روکتی ہے تب ہی صدق اور اخلاص پیدا ہوگا اللہ عمل کو چاہتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے اللہ کی راہ میں جو تکالیف اٹھانے کیلئے تیار ہوں بالآخر وہ انہیں تکالیف سے بچا لیتا ہے فرمایا خدا کا قرب صدق سے پیدا ہوتا ہے اور صدق کا معیار وفاداری ہے اور وفاداری حضرت ابراہیم کا نمونہ دکھانے سے آتی ہے دیکھو حضرت ابراہیم کس طرح خدا کے حکم کی تعمیل میں اپنے بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہو گئے تھے تو یہ سبق ہے جو عید سے ملتا ہے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے قربانیوں اور وفاؤں کے اعلیٰ معیار قائم کئے جائیں احمدیوں کو ہر روز تکالیف پہنچائی جاتی ہیں اس کے لئے ثبات قدم نہایت ضروری ہے فرمایا ابھی حال ہی میں جدہ میں احمدی نماز جمعہ ادا کر رہے تھے کہ پولیس آئی اور سب کو قید کر لیا۔ اب یہ احمدی جیل میں ہیں ان سب کیلئے دعا کریں کہ اللہ انہیں بھی اور ہم کو بھی ہر تکلیف سے بچائے اور ہماری قربانیاں قبول فرمائے۔

حضرت امیر المومنین نے اپنے بصیرت افروز خطبہ عید کو جاری رکھتے ہوئے واقفین نو اور ان کے والدین کو فرمایا کہ جماعت کے ایک حصہ نے اپنی اولادوں کی قربانی پیش کی ہے اور کر رہے ہیں اور جب تک جماعت میں اخلاص و وفا ہے پیش کرتے چلے جائیں گے ایسے واقفین نو اور ان کے والدین کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا وقت آیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے پوچھا تھا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے حضرت اسماعیل نے کہا اے میرے باپ اگر اللہ کا یہی حکم ہے تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پس واقفین نو کے والدین کو ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ کہیں وہ دیکھا دیکھی یا وقتی جوش کے تحت تو بچوں کو وقف نہیں کر رہے بلکہ اس کے پیچھے پاک اور مستقل جذبہ کارفرما ہونا چاہئے اگر مستقل مزاجی سے ماں باپ نے اپنے ہر فعل پر نظر نہیں رکھی تو پھر یہ تقویٰ سے عاری قربانیاں ہیں ایسے بچے جب بالغ ہوتے ہیں تو وقف پر قائم نہیں رہتے پھر بچہ وقف کے معیار کا نہیں رہتا پس اگر ماں باپ چاہتے ہیں کہ وہ اور ان کے بچے وقف پر قائم رہیں تو ان کو اپنی عملی زندگیاں ٹھیک کرنی ہوں گی پس پہلے دن سے ہی ان واقفین کو قربانیوں کی اہمیت بتائیں ان کے سامنے ایسے نمونے رکھیں جس کے نتیجہ میں وہ پاک ہوں اگر انہوں نے اپنے ایسے حلیے بنانے ہیں جیسے عام بازاری لڑکوں کے ہوتے ہیں یا ایسے پیشے اختیار کرنے ہیں جن کا خدمت دین سے تعلق نہیں تو ایسے وقف کا کیا فائدہ پس واقفین نو کے ماں باپ کی

(باقی صفحہ 13 پر دیکھیں)

درخواست دُعا

حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کو جلسہ سالانہ کے بعد سے کھانسی کی شکایت تھی جو بڑھتے بڑھتے سانس کی تکلیف میں تبدیل ہو گئی چنانچہ 7 جنوری کو صبح آپ کو جالندھر کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کیا گیا ڈاکٹری تشخیص کے مطابق نمونیہ کی تکلیف ہو گئی ہے۔ مورخہ 8 جنوری کو چیک اپ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے نسبتاً افاقہ ہے۔
محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی جلسہ سالانہ کی مصروفیات کے باعث کافی کمزوری و نقاہت محسوس کر رہے ہیں آپ کو بھی کھانسی کی بہت تکلیف ہے۔ ہر دو بزرگان کی کامل شفایابی صحت و سلامتی اور خدمت دینیہ سے معمور لمبی زندگی پانے کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے۔ اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے

اللہ تعالیٰ کے تمام انعاموں کی طرح صفت ربوبیت سے بھی سب سے بڑھ کر فیض پانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت اقدس نبی اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے نہایت ایمان افروز واقعات کا تذکرہ جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کی شان خاص طور پر جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔ اس زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا فیض خاص طور پر ظاہر ہوا۔ حضور علیہ السلام کی زندگی کے بعض واقعات کا روح پرور تذکرہ۔

فرمودہ مورخہ 08 ردسمبر 2006ء (08 رفتح 1385 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ مورخہ 08 ردسمبر 2006ء (08 رفتح 1385 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ جو ربّ العالمین ہے اُس کی صفت ربوبیت ایک تو عام ہے جس سے ہر انسان، چرند، پرند بلکہ زمین و آسمان کی ہر چیز اور ہر ذرّہ فیض پا رہا ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''ربّ العالمین کیسا جامع کلمہ ہے اگر ثابت ہو کہ اجرام فلکی میں آبادیاں ہیں تب بھی وہ آبادیاں اس کلمہ کے نیچے آئیں گی''۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 42 حاشیہ)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''اور یہ کہہ کر حقیقت سے ہمیں خبر دے دی کہ وہ ربّ العالمین ہے یعنی جہاں تک آبادیاں ہیں اور جہاں تک کسی قسم کی مخلوق کا وجود موجود ہے خواہ اجسام خواہ ارواح ان سب کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا خدا ہے''۔ یعنی چاہے مادی جسم ہو، چاہے روح ہو، اس کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا خدا ہے۔ ''جو ہر وقت ان کی پرورش کرتا اور ان کے مناسب حال ان کا انتظام کر رہا ہے اور تمام عالموں پر ہر وقت، ہر دم اس کا سلسلۂ ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور جزا سزا کا جاری ہے''۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 41-42 حاشیہ)

تو یہ اللہ تعالیٰ کا ایک عام فیض ہے جو ہر چیز کے حصے میں آ رہا ہے یا ہر چیز اس سے فیض پا رہی ہے، حصہ لے رہی ہے، لیکن اس کی ربوبیت کا ایک امتیازی سلوک اُن لوگوں سے ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہیں اور ان میں سب سے اوّل نمبر پر انبیاء علیہم السلام ہیں اور انبیاء میں سے سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

آج مَیں اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں کے بعض واقعات کا ذکر کروں گا جو اللہ تعالیٰ کے خاص سلوک کے حصہ دار بنے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے تمام انعاموں کی طرح صفت ربوبیت سے بھی سب سے بڑھ کر فیض پانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

مَیں چند واقعات یہاں بیان کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ آپ کی خواہشات اور ضرورتوں کو پورا فرمایا کرتا تھا اور نہ صرف براہ راست آپؐ بلکہ آپ کی وجہ سے آپ کے صحابہ بھی اُن انعاموں سے حصہ لیتے تھے جو صفت ربوبیت کے تحت اللہ تعالیٰ آپ پر فرماتا تھا۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پیدائش کے وقت سے، بلکہ اس سے بھی پہلے سے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا ایک روشن نشان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر لحہ ربّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جلووں کی شان دکھانے والا ہے جس کا بیان نہ کسی طرح سمیٹا جا سکتا ہے، نہ ختم ہو سکتا ہے۔ اس میں روحانی معجزات کے جلوے بھی ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا پتہ چلتا ہے اور ظاہری مادی معجزات بھی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ اپنے پیارے کے ساتھ اپنی صفت کا اظہار فرمایا کرتا تھا۔

سب سے پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ربوبیت کے ایک عظیم روحانی جلوے کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''ربّ العالمین کی صفت نے کس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نمونہ دکھایا۔ آپؐ نے عین ضعف میں پرورش پائی۔ کوئی موقع مدرسہ، مکتب نہ تھا جہاں آپؐ اپنے روحانی اور دینی قویٰ کو نشو و نما دے سکتے۔ کبھی کسی تعلیم یافتہ قوم سے ملنے کا موقع ہی نہ ملا۔ نہ کسی موٹی سوٹی تعلیم کا ہی موقع پایا اور نہ فلسفہ کے باریک اور دقیق علوم کے حاصل کرنے کی فرصت ملی۔ پھر دیکھو کہ باوجود ایسے مواقع کے نہ ملنے کے قرآن شریف ایک ایسی نعمت آپؐ کو دی گئی جس کے علوم عالیہ اور حقہ کے سامنے کسی اور علم کی ہستی ہی کچھ نہیں۔ جو انسان ذرا سی سمجھ اور فکر کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھے گا اس کو معلوم ہو جاوے گا کہ دنیا کے تمام فلسفے اور علوم اس کے سامنے ہیچ ہیں اور سب حکیم اور فلاسفر اس سے بہت پیچھے رہ گئے''۔

(الحکم 17/اپریل 1900ء صفحہ 3۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نمبر 1 صفحہ 171)

تو دیکھ لیں جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم زندہ کتاب تھی، اُس وقت اور اُن حالات کے مطابق اُن لوگوں کے لئے نصیحت تھی، اُن کے سوالوں اور اُن کی ضروریات کو پورا کر رہی تھی،

آج اِس زمانے میں جب انسان کے سامنے نئے مضامین اور ایجادات ہیں تو اس بارے میں بھی یہ کتاب خبر دے رہی ہے اور یہ سب معجزے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کسی دنیاوی علم اور فلسفے کو جاننے والے کا کام نہیں ہے بلکہ اس ربّ العالمین کا کام ہے جس نے پہلے دن سے ہی آپؐ کو اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔ آپ کے اٹھنے بیٹھنے، آپؐ کے مزاج، آپ کی تربیت کی انفرادیت اس زمانے میں بھی ہر ایک کو نظر آتی تھی۔ یہ سب تربیت کسی اکیڈمی کی یا کسی ادارے کی یا کسی شخص کی مرہون منت نہیں تھی بلکہ یہ تربیت، یہ سب ٹریننگ براہ راست اس ربّ العالمین کا کام تھا۔ تو آپؐ کے اِن سب علوم کو نہ جاننے بلکہ پڑھنا تک نہ جاننے کی گواہی قرآن کریم نے دی ہے۔

پہلی وحی پر ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مَااَنَابِقَارِیٍٔ کہ مَیں تو پڑھنا نہیں جانتا، تو فرشتے نے تین دفعہ اپنے ساتھ لگا کر بھینچا لیکن ہر دفعہ آپ کا یہی جواب ہوتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ (العلق:02) اپنے ربّ کا نام لے کر پڑھ جس نے سب اشیاء کو پیدا کیا ہے۔ اور پھر دیکھ لیں اس ربّ نے، جس نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو پیدا کیا ہے، آپؐ کے ذریعہ سے علوم و معرفت کے وہ خزانے ہم تک پہنچائے جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اور معترضین، جن میں آج کے پوپ بھی شامل ہو گئے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ قرآن نے نیا کیا دیا؟ اس پہلی وحی میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ذریعہ سے یہ اعلان فرما دیا تھا کہ ربّ کا تصور تو ہر مذہب میں ہے لیکن ہر مذہب نے اس میں بگاڑ پیدا کر لیا ہے اور اس ربّ کے تصور کو بگاڑنے کے بعد چھوٹے چھوٹے ربّ پیدا کر لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کے ذریعہ سے ربّ کی پہچان کرو جس کی ہر بات کا آغاز ہی اپنے ربّ کے نام کے ساتھ ہوتا ہے جو خالصتاً میری پرورش میں پروان چڑھا ہے اور اس کے علوم و معرفت کے کمالات کا منبع بھی مَیں ہی ہوں۔ لیکن جنہوں نے ظلم پر ہی کمر کس لی ہو اور جہالت اور بغض اور عناد ان کا شیوہ ہو ان کو کچھ نظر نہیں آتا کہ کیا نئی چیز دی۔ قرآن نے پہلے ہی اس کا اعلان فرما دیا ہے کہ یہ جو تعلیم ہے ان کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ ایسے لوگوں کو اس دشمنی کی وجہ سے قرآن کریم کے نشانات اور آیات بجائے فائدہ دینے کے اور اس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے ان کو خسارے میں بڑھائیں گے۔ پس یہ ان کی قسمت ہے۔

بہر حال ربوبیت کے اس عظیم اظہار کے ذکر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روزمرہ

ندگی میں

للہ تعالیٰ کی ربوبیت کے جو نظارے ہمیں نظر آتے ہیں، اس کا مَیں ذکر کرتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ بیان تو کبھی ختم نہیں ہو سکتا تاہم چند واقعات پیش کرتا ہوں۔

ایک سفر کا واقعہ ہے جس کے دوران ایک قافلے نے ایک جگہ پڑاؤ کیا لیکن سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے فجر کی نماز کے لئے وقت پر کسی کی آنکھ نہیں کھلی، ساروں کی آنکھ دیر سے کھلی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ یہاں سے کوچ کرو، یہاں نہیں ٹھہرو۔ پھر کچھ فاصلے پر جا کر وضو وغیرہ کر کے نماز پڑھی ئی۔ اس کے بعد ایک صحابی نے پیاس کی شکایت کی کہ پیاس لگ رہی ہے، وہاں پانی کی کمی تھی۔ آپؐ نے پنے دو ساتھیوں کو پانی لینے کے لئے بھیجا۔ اس واقعہ میں، ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا انتظام فرمائے واپنوں کے ایمان میں بھی اضافے کا باعث بنے اور غیر کو بھی حیران کر گئے۔ یہ ایک لمبی حدیث ہے، پہلے ھے کو چھوڑ کر مَیں اتنا حصہ لیتا ہوں۔ یہ لکھا ہے کہ لوگوں نے آپؐ کے پاس پیاس کی شکایت کی، آپؐ زے اور کسی شخص کو آواز دی اور حضرت علیؓ کو بلایا اور فرمایا کہ تم دونوں جاؤ اور پانی ڈھونڈ کر لاؤ۔ اس پر وہ نوں چل پڑے اور ایک عورت کو اپنے اونٹ پر سوار پانی کے دو مشکیزوں یا دو پکھالوں کے درمیان بیٹھے ئے دیکھا اور انہوں نے اس سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ تو اس نے کہا مَیں نے کل اس وقت وہاں نی دیکھا تھا اور ہمارے آدمی اب پیچھے ہیں۔ دونوں نے اس کو کہا کہ چلو۔ اس نے پوچھا کہاں؟ انہوں ہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ وہ عورت مسلمان نہیں تھی، کہنے لگی وہی جسے صابی کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں وہی ہے، بہر حال تم چلو۔ اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے اور آپ کو سارا قعہ بتایا۔ حضرت عمرانؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کو اس کے اونٹ سے نیچے اتارا اور نبی کریم ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور اس میں ان دو مشکیزوں کے دہانوں سے پانی ڈالا اور ان کے اوپر کے دہانوں کے تسموں سے، ڈوری سے بند کر دیئے جس طرح پہلے بند تھے اور نیچے کے دہانے چھوڑ دیئے اور لوگوں میں ان کر دیا کہ پانی لے لو، پیو بھی اور پلاؤ بھی، وہ کہتے ہیں جس نے جتنا چاہا پانی پیا اور پلایا۔

آگے اس کا بیان ہے اس پانی کے ساتھ جو کچھ کیا جا رہا تھا، اتنی فراوانی سے اس پانی کو خرچ کیا جا تھا کہ وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ مَیں ایک دن کی مسافت سے پانی لے کے آئی ہوں پتہ نہیں اب رے پانی کا کیا بنے گا۔ لیکن کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ان مشکیزوں سے لوگ ایسی حالت میں ہٹے کہ ہمیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُس وقت سے بھی زیادہ بھری ہوئی ہیں، یعنی جب وہ عورت پانی کی وہ مشکیں لے کر آ رہی تھی تو یہ سب پانی نکالنے کے بعد بھی بجائے اس کے کہ اس کی پانی کی مشکیں خالی ہوتیں دیکھنے والے کہتے ہیں کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھری ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کے لئے کچھ اکٹھا کرو۔ کہتے ہیں کہ اس کے لئے خشک کھجوریں اور کچھ آٹا اور کچھ ستو وغیرہ اکٹھے کئے گئے یہاں تک کہ اس کے لئے بہت ساری خوراک جمع ہو گئی۔ اس عورت کو اس کے اونٹ پر سوار کیا اور ایک کپڑے میں ڈال کردہ کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتی ہو ہم نے تمہارے پانی سے کچھ بھی کم نہیں کیا لیکن اللہ ہی ہے جس نے ہمیں پلایا۔ اس کے بعد وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئی اور کسی نے اس سے پوچھا کہ اے فلانی تجھے کس چیز نے روکا تھا؟ کہنے لگی عجیب بات ہوئی ہے۔ مجھے دو آدمی ملے اور مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جس کو صابی کہتے ہیں اور اس نے اللہ کی قسم ایسا ایسا کیا اور وہ اِس اور اُس یعنی اس نے زمین و آسمان کی طرف اشارہ کیا، کے درمیان تمام لوگوں سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

تو دیکھیں اس بیابان میں جہاں دُور دُور تک پانی کا نشان نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو بھیج کر ان سب کے لئے پانی کا انتظام فرمایا۔ تو یہ ہے اسلام کا ربّ جو حاجت کو پورا کرتا ہے۔ پیاسوں کی پیاس بجھائی۔ بظاہر اس عورت کو ایک ذریعہ بنایا تھا کہ قانون قدرت بھی استعمال ہو لیکن اس پانی میں اتنی برکت ڈالی کہ اس کے پانی کے مشکیزوں میں کمی کا کیا سوال ہے، پانی پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گیا جس نے اس عورت کو بھی حیران کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس عورت کو بتا دیا کہ یہ نہ سمجھو کہ ہمیں پانی مہیا کرنے والی تم ہو، نہ یہ سمجھو کہ ہم نے ظلم سے تمہارا پانی چھین لیا ہے۔ یہ ایک ظاہری ذریعہ تھا جس کو ایک مومن انسان کو استعمال کرنا چاہئے ورنہ ہمیں پالنے والا اور ہماری ضروریات کو پورا کرنے والا ہمارا ربّ ہے جس نے ہمیں بھی پانی پلایا اور تمہیں بھی کسی قسم کی کمی نہیں آنے دی۔ اس نے اس بات پر حیران ہو کر اپنے گھر والوں کو بتا دیا تھا کہ وہ ایک بہت بڑا جادوگر ہے لیکن اس کو کیا پتہ تھا کہ یہ جادو نہیں، یہ تو ربّ محمد ﷺ کا اپنے بندے اور اس کے ساتھیوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار تھا۔

اور پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندے میری صفات کا رنگ اختیار کریں اور آنحضرت ﷺ سے زیادہ کون اس میں رنگین ہو سکتا تھا۔ آپؐ نے اس عورت کے پانی میں کمی نہ ہونے کے باوجود بلکہ زیادتی کے باوجود اس کی اس خدمت کی وجہ سے اس کے لئے کھانے کا سامان جمع کروایا جو اس کے اونٹ پر لاد دیا۔ یہ بھی احسان تھا جو صفت ربوبیت کی وجہ سے ہی آپؐ نے کیا تھا۔ تو یہ عورت اُن مسلمانوں کو پانی پلا کر یا آنحضرت ﷺ کو پانی پلا کر اللہ تعالیٰ کے احسان سے بھی حصہ لے گئی کہ پانی میں کوئی کمی نہ ہوئی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان سے بھی حصہ لے گئی۔

پھر ایک واقعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جس کو مختلف صفات کے ساتھ، مختلف رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اظہار ہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بتا چکا ہوں کہ ربّ کا ایک مطلب غریب کی بھوک ختم کرنے والے کا بھی ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل ہم ابوہریرہؓ سے ہی سنتے ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابتدائی ایام میں بھوک کی وجہ سے مَیں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا یا زمین سے لگا تا تا کہ کچھ سہارا ملے۔ ایک دن میں ایسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ میرے پاس سے حضرت ابوبکرؓ گزرے۔ مَیں نے ان سے ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ میری غرض تھی کہ مجھے کھانا کھلائیں گے مگر وہ آیت کا مطلب بیان کر کے گزر گئے۔ پھر حضرت عمرؓ سے پوچھا وہ بھی اسی طرح گزر گئے۔ کہتے ہیں اس کے بعد آنحضرت ﷺ گزرے تو آپؐ سے بھی اس آیت کا مطلب پوچھا۔ آپ نے تبسم فرمایا۔ میری حالت دیکھی، مسکرائے اور میرے دل کی کیفیت کو بھانپ لیا۔ آپؐ نے بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ اے ابوہریرہ! مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا میرے ساتھ آؤ۔ مَیں آپ ﷺ کے پیچھے ہو لیا۔ جب آپ ﷺ گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو کہتے ہیں مَیں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آنحضرت ﷺ نے اجازت دے دی۔ آپؐ کی اجازت سے اندر چلا گیا۔ آپ اندر گئے تو دیکھا کہ وہاں دُودھ کا ایک پیالہ پڑا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ دُودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت تحفہ دے گئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ابوہریرہ! کہتے ہیں مَیں نے کہا یا رسول اللہ! مَیں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا سب صُفّہ میں رہنے والوں کو بلا لاؤ۔ یہ لوگ اسلام کے مہمان تھے اور ان کا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کاروبار۔ جب حضور ﷺ کے پاس صدقے کا مال آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے اور خود کچھ نہ کھاتے اور اگر کہیں سے تحفہ آتا تو آپ ﷺ صُفّہ والوں کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی کھاتے۔ تو بہر حال کہتے

ہیں حضور ﷺ کا فرمان کہ مَیں ان کو بلا لاؤں، مجھے بڑا ناگوار گزرا، ایک پیالہ دودھ کا ہے اور یہ سارے آجائیں گے تو یہ کس کس کے کام آئے گا۔ مَیں سب سے زیادہ ضرورت مند ہوں تاکہ پی کر مجھے کچھ طاقت ملے، لیکن بہرحال حضور کا ارشاد تھا تو میں بلا لایا۔ پھر کہتے ہیں کہ سب لوگ آگئے اور اپنی اپنی جگہ پر جب بیٹھ گئے تو حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ باری باری یہ پیالہ سب کو پکڑاتے جاؤ۔ کہتے ہیں تب مَیں نے دل میں خیال کیا کہ اب تو یہ دودھ مجھے نہیں مل سکتا۔ بہرحال کہتے ہیں مَیں پیالے کو ہر آدمی کے پاس لے جاتا رہا، سارے اچھی طرح سیر ہو کر پیتے رہے، آخر میں پیالہ آنحضرت ﷺ کو دیا تو آپؐ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کے فرمایا کہ اباھرؓ! مَیں نے کہا یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں۔ مَیں نے کہا حضور ٹھیک ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ بیٹھو اور خوب پیو، جب مَیں نے بس کیا تو فرمایا ابوہریرہ اور پیو۔ مَیں پھر پینے لگا۔ جب مَیں پیالے سے منہ ہٹاتا تو آپ فرماتے ابوہریرہ اور پیو، جب اچھی طرح سیر ہو گیا تو عرض کیا کہ جس ذات نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اس کی قسم اب تو بالکل گنجائش نہیں۔ چنانچہ مَیں نے پیالہ آپ کو دے دیا۔ آپؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر بسم اللہ پڑھ کر دُودھ نوش فرمایا۔

(بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی ﷺ واصحابه وتخليهم من الدنيا)

تو یہ ہے ربّ، جو ربّ العالمین بھی ہے جس نے ظاہری اسباب کے قانون کے تحت ایک دودھ کا پیالہ مہیا فرمایا اور پھر اس میں اتنی برکت ڈالی کہ وہ کئی بھوکوں کی بھوک ختم کرنے کے کام آگیا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سحری کے بغیر روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو سحری کے بغیر روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون میری مانند ہے میرا ربّ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ بعض مواقع ایسے آتے ہوں گے کہ بھوک کا احساس اس طرح نہیں ہوتا۔ مگر جب لوگ سحری کے بغیر روزے سے باز نہ آئے تو آپ نے ایک دن ان کے ساتھ سحری کے بغیر روزہ رکھا، پھر ایک اور روزہ رکھا، پھر جب لوگوں نے چاند دیکھا تو حضورؐ نے فرمایا اگر چاند نظر نہ آتا تو مَیں کئی دن تک تمہارے لئے اسی طرح روزہ رکھتا جاتا۔ گویا ان لوگوں کے باز نہ آنے کی وجہ سے سزا کے طور پر اور یہ بتانے کے لئے فرمایا کہ تمہاری استعدادیں میرے برابر نہیں ہو سکتیں، مَیں تو اللہ کا نبی ہوں۔ (بخاری کتاب الصوم باب التنكيل لمن اكثر الوصال)

اس زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے غلام صادق کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ سلوک فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھ ماہ مسلسل روزے رکھے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”ایک دفعہ ایام جوانی میں ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے“۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا جو نور ہے اس سے حصہ پانے کے لئے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے روزے رکھنا بھی سنت نبوی ہے، انبیاء کی سنت ہے۔ ”اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مَیں یہ سنت اہل بیت اور رسالت کو بجالاؤں“۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”اس دوران مجھ پر عجیب عجیب مکاشفات کھلے۔ کئی سابقہ انبیاء اور اولیاء سے ملاقاتیں ہوئیں۔ عین بیداری کی حالت میں آنحضرت ﷺ، حضرت حسینؓ، حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو دیکھا“۔ پھر فرماتے ہیں کہ ”جب مَیں نے چھ ماہ کے روزے رکھے تو ایک طائفہ، ایک وفد انبیاء کا مجھے ملا اور انہوں نے کہا کہ تم نے کیوں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالا ہوا ہے اس سے باہر نکل“۔ تو فرماتے ہیں کہ ”جب اس طرح انسان اپنے آپ کو خدا کی راہ میں مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہے“۔ تو اس طرح اپنے بندے کا خیال کرنا بھی صفت ربّ کا ہی فیض ہے۔ بہرحال انبیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا علیحدہ سلوک ہے، اس کا سب سے زیادہ اظہار آنحضرت ﷺ کی ذات میں ہوا اور پھر ہر ایک کے ساتھ اپنے اپنے لحاظ سے ہوتا ہے۔

اِن روزوں کے دنوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی خوراک چند لقمے تھے بلکہ لکھا ہے کہ چند تولے خوراک ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے آقا کی غلامی میں آپ کو یہ جلوہ دکھا رہا تھا لیکن ہر کوئی یہ نہیں کر سکتا۔ عام مسلمانوں کے لئے تکلیف مالا یطاق تھی، طاقت سے باہر تھی اس لئے آنحضرت ﷺ نے بغیر سحری کھانے کے روزہ رکھنے سے خود ہی روکا تھا۔

پھر ایک واقعہ جو معجزے میں بیان کیا جاتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے تحت ہی ہے۔ جب جنگ میں بھوکوں کو کھانا کھلایا اور ایک ہزار صحابہؓ نے کھانا کھایا۔ جنگ خندق کے موقع پر جب ایک صحابی نے گھر جا کر اپنی بیوی سے پوچھا کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟ مَیں نے آنحضرت ﷺ کی حالت دیکھی ہے۔ بھوک سے بہت تکلیف والی حالت تھی میرے سے برداشت نہیں ہو سکی۔ تو اس نے کہا کہ چھوٹی سی بکری ہے اور کچھ تھوڑا سا آٹا ہے۔ تو انہوں نے بکری ذبح کر کے دی کہ اس کو پکاؤ اور آٹا گوندھو مَیں بُلا کے لاتا ہوں۔ ان کا نام جابر تھا۔ کہتے ہیں مَیں گیا اور بڑی آہستگی سے تاکہ کوئی اور نہ سن لے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھ گوشت اور جَو کا آٹا ہے، ان کے پکانے کے لئے میں اپنی بیوی سے کہہ آیا ہوں، آپ اپنے چند اصحاب کے ساتھ تشریف لے چلیں اور کھانا کھا لیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ارد گرد دیکھا اور آواز دی کہ سب انصار اور مہاجرین میرے ساتھ چلو، کھانا کھا لو، جابر نے ہماری دعوت کی ہے۔ تو کہتے ہیں اس پر تقریباً ایک ہزار لوگ جن کا فاقے سے برا حال تھا، وہ صحابی آپؐ کے ساتھ ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اپنی بیوی سے کہنا کہ جب تک مَیں نہ آجاؤں ہانڈی چولہے سے نہیں اتارنی اور روٹیاں بھی پکانی شروع نہیں کرنی۔ انہوں نے اپنی بیوی کو جا کے اطلاع کی تو انہوں نے کہا اب کیا ہوگا؟ لیکن آنحضرت ﷺ نے وہاں پہنچتے ہی بڑے اطمینان سے جہاں کھانا پک رہا تھا ہانڈی اور آٹے پر دعا فرمائی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ روٹیاں پکانی شروع کر دو اور اس کے بعد آپؐ نے آہستہ آہستہ کھانا تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جابر کہتے ہیں کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس کھانے میں سب لوگ سیر ہو کر اٹھ گئے اور ابھی ہماری ہنڈیا اُسی طرح ابل رہی تھی اور آٹا اسی طرح پک رہا تھا۔

(بخاری کتاب المغازی حالات غزوه احزاب وفتح الباری جلد 7 صفحه 304-307)

تو اللہ تعالیٰ کا یہ عجیب سلوک ہے، ظاہری سامان تو پیدا فرمائے لیکن جیسا کہ صفت ربّ کے یہ معنے ہیں کہ بھوکے کو کھانا کھلانا، ضرورت پوری کرنا، حاجتیں پوری کرنا وہ اس ذریعہ سے، معمولی سی دنیاوی مدد کے ساتھ اپنے جلوے دکھاتا گیا۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا ہے اللہ تعالیٰ کا بندوں کو یہ بھی حکم ہے کہ تم میرے رنگ میں رنگین ہو۔ میری صفات اپنانے کی کوشش کرو اور اللہ کے بندے ایک دوسرے کا بھی خیال رکھیں۔ اس سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”خدا کی ربوبیت یعنی نوع انسان اور غیر انسان کا مربی بننا اور ادنیٰ سے ادنیٰ جانور کو بھی اپنی مربیانہ سیرت سے بے بہرہ نہ رکھنا یہ ایک ایسا امر ہے اگر ایک خدا کی عبادت کا دعویٰ کرنے والا خدا کی اس صفت کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کو پسند کرتا ہے، یہاں تک کہ کمال محبت سے اس الٰہی سیرت کا پرستار بن جاتا ہے تو ضروری ہوتا ہے کہ وہ آپ بھی اس صفت اور سیرت کو اپنے اندر حاصل کرلے تاکہ اپنے محبّ کے رنگ میں آجائے“۔

(اشتہار واجب الاظہار۔ مورخہ 4/نومبر 1900ء۔ مشمولہ تریاق القلوب۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 186)

یہاں جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ انسان اور غیر انسان کا مربی بننا اور اپنی مربیانہ سیرت سے بے بہرہ نہ رکھنا یہ انسان کا کام ہے۔ یہاں مربی سے مراد صرف تربیت کرنے والا نہیں جو عام معنے رائج ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سرپرست اور پرورش کرنے والا بننا۔ تو یہ فہم وادراک کہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونا ہے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰه کا نمونہ بننا ہے صحابہ میں بہت زیادہ تھا اور ہر ایک اپنے اپنے علم کے مطابق اس پر عمل کیا کرتا تھا۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اپنے عزیزوں کی بہت مدد کیا کرتے تھے۔ اس میں ایک مِسطح بن اثاثہ بھی تھا۔ جب اِفک کا واقعہ ہوا تو اس نے بھی حضرت عائشہؓ کے متعلق غلط باتیں کیں۔ لوگوں میں وہ باتیں پھیلائیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی وحی کے بعد حضرت عائشہؓ کی بریت ثابت ہو گئی تو حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ اب مَیں کبھی بھی اس کی مدد نہیں کروں گا۔ جب قسم کھالی تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (النور:23) اور تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا

ہے۔تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بعد پھر وظیفہ جاری فرما دیا اور یہ عہد کیا کہ مَیں وظیفہ کبھی بند نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا نمونہ اور فوری ردّ عمل اور اس کی تعلیم کا یہ عرفان ہے کہ فوری طور پر اُس قسم کو توڑ دیا جس کا توڑنا کوئی گناہ نہیں۔ جو قسم اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کھائی جائے اس کا توڑنا جائز اور ضروری ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اُس کی ربوبیت کے تحت جو تمہارے ساتھ سلوک ہو رہا ہے، انسانوں سے سلوک ہو رہا ہے، جس میں رحم بھی ہے بخشش بھی ہے اور بہت سے دوسرے فیض بھی ہیں ان سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کے لئے تمہیں بھی ان کو اختیار کرنا چاہئے اور کسی بھی چیز کے خلاف دلوں میں کینے پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔ ضرورت مند کی ضرورت پوری ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ فلاں آدمی ایسا ہے، فلاں عہدیدار کے ساتھ صحیح تعلقات نہیں ہیں یا فلاں بات فلاں کو غلط کہہ دی ہے تو اس کو اگر ضرورت بھی ہے تو اس کی مدد نہیں کرنی۔ اس کی ضرورت پوری کرنا، اس کی مدد کرنا، اس کی بھوک مٹانا ایک علیحدہ چیز ہے اور انتظامی معاملات اور ان پہ ایکشن (Action) لینا ایک علیحدہ چیز ہے۔

آنحضرت ﷺ نے یہ واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اختیار کرنے کے بعد یا ایسا کام کرنے کے بعد جو اللہ تعالیٰ کی صفت بھی ہے ایک بندہ، بندہ ہی رہتا ہے اور ربّ کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ بعض دفعہ بعض لوگوں کو خیال ہوتا ہے کہ ہم جن کی ضروریات پوری کر رہے ہیں شاید ان کے ربّ بن گئے ہیں۔ وہ بہر حال بندہ ہے پس ایک تو یہ کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نرمی کا سلوک کرنا چاہئے، دوسرے آپ نے اس حد تک احتیاط کی کہ فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے غلام کو بھی عَبْدِیْ یعنی اے میرے بندے، کہہ کر نہ پکارے کیونکہ تم سب اللہ کے بندے ہو بلکہ یہ کہے کہ اے میرے غلام اور نہ ہی کوئی غلام اپنے مالک کو رَبِّی یعنی میرے ربّ کہے بلکہ وہ سَیّدی یعنی اے میرے آقا کہہ کر پکارے۔ (صحیح مسلم کتاب الالفاظ باب حکم الطلاق لفظة العبد والامة)

تو مُربّی بن کر، سرپرست بن کر، کسی کے مالک بن کر اس کو پالنے کی ذمہ داری ادا کرنے کے بعد بھی بندہ بندہ ہی رہتا ہے اور ربّ، ربّ ہے، اس کی صفات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ انسان کا دائرہ محدود ہے تو یہ ساری احتیاطیں بھی انسان کے ذہن میں ہونی چاہئیں۔

جیسا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں بھی ہمیں اپنے پیارے نبی ﷺ کی امت میں سے مسیح و مہدی عطا فرمایا جس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات کا، ربّ العالمین کا فہم و ادراک عطا فرما کر پہلوں سے ملایا، جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ قرار دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت ربوبیت کو ختم نہیں کر دیا بلکہ یہ سلسلہ جاری ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کی صفات کی پہچان اور اس کے ادراک کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا ادراک حاصل ہوا وہاں ہمارے پیارے ربّ کے آپؑ کے ساتھ سلوک کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی پہچان کروانے کے لئے آنا ضروری تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں''۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''خدا کا شناخت کرنا نبی کے شناخت کرنے سے وابستہ ہے'' فرمایا: ''نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے''۔ اسی آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے دنیا میں بھیجتا ہے اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقت اس کے ذریعہ سے دکھاتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر:25) کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔

سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا ربّ ہے اور تمام ملکوں کا وہی ربّ ہے اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اُسی سے ہے اور اُسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا۔ اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا''۔

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 441-442)

پرانے زمانے میں انبیاء اپنی اپنی قوموں کے لئے آتے رہے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد جب آپ کو تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا تو تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر دیا اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس طرح آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء تھے، تمام نبیوں کے جامع تھے اب مَیں خاتم الخلفاء ہوں اور اس زمانے میں تمام دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اب ہمارا کام ہے کہ یہ پیغام ہر شخص تک پہنچائیں تا کہ کسی کو یہ احساس نہ رہے یا اس علم سے محروم نہ رہے کہ اس زمانے میں ہماری اصلاح کے لئے کوئی نبی نہیں آیا۔ ہم خوش قسمت ہیں جنہوں نے اس زمانے کے امام کو جو نبی اللہ ہے مان کر اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا فہم و ادراک حاصل کیا۔ پس اس میں بڑھنا اور مزید فیض اٹھانے کی کوشش کرنا ہر احمدی کا کام ہے۔

صفتِ ربوبیت کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سے اللہ تعالیٰ کا جو سلوک تھا اب میں اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابتداء سے ہی دنیا داری سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لئے کوئی دنیا داری کا کام نہیں کرتے تھے بلکہ قرآن میں ہر وقت غور کرنا اور اس میں غرق رہنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف لَو لگائے رکھنا آپ کا کام تھا اس لئے دنیاوی ضروریات کے لئے اپنے والد صاحب پر آپ کا بڑا انحصار تھا۔ جب آپ کے والد صاحب کی وفات کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی تو جو ایک ظاہری انسانی بشری تقاضا ہوتا ہے اس کے تحت آپ کو فکر ہوئی جس کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ جلّشانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا جو مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے'' اس الہام کو مَیں نے یہاں نہیں بتایا، بہر حال ایک الہام ہوا تھا کہ وفات کا وقت قریب ہے ''تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلا ہمیں پیش آئے گا۔ تب اسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے اور اس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں یہ دھنس گیا۔ پس مجھے اس خدائے عزّوجلّ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے اپنے اس مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا۔ میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفل نہیں ہوگا''۔ (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 194-195 حاشیہ)

ایک الہامی دعا کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''پہلے اس سے چند مرتبہ الہامی طور پر خدائے تعالیٰ نے اس عاجز کی زبان پر یہ دعا جاری کی تھی کہ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا حَیْثُمَا کُنْتُ یعنی اے میرے ربّ مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ مَیں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔ پھر خدا نے اپنے لطف و احسان سے وہی دعا کہ جو آپ ہی فرمائی تھی قبول فرمائی''۔ ''پہلے دعا سکھائی پھر قبول فرمائی''۔ اور یہ عجیب بندہ نوازی ہے کہ اوّل آپ ہی الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ یہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے''۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 621 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اس طرح کے بے شمار الہامات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دعائیں سکھائیں اور پھر انہیں قبول فرمایا۔ تو جہاں یہ قبولیت دعا کے نشانات ہیں ربوبیت کے جلوے کا بھی اظہار ہے۔ ایک دوا اور

مثالیں میں دے دیتا ہوں۔

ایک الہام ہے ”رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا ۔ اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی“ کہ اے خدا بزرگ زلزلہ کے ظہور میں کسی قدر تاخیر کر دے۔

تو اگلا حصہ ہے اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی کہ خدا نمونہ قیامت کے زلزلہ کے ظہور میں ایک وقت مقررہ تک تاخیر کر دے گا۔ (تذکرہ صفحہ 556-557)

پھر ہے کہ رَبِّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ النَّارِ کہ اے میرے رب مجھے آگ سے نکال۔

اور اگلا حصہ پھر الہام ہوتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ النَّارِ کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا۔ (تذکرہ صفحہ 612)

یہاں بھی پہلے دعا سکھائی پھر قبولیت کا نشان۔

پھر ایک دعا ہے رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْکُلِّیَّۃَ اے میرے رب مجھے اپنے وہ انوار دکھا جو محیط کُل ہوں۔ اِنِّیْ اَنَرْتُکَ وَاخْتَرْتُکَ کہ میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا۔ (تذکرہ صفحہ 534)
یہاں بھی وہی اظہار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”کچھ تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں یک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے۔ میں حیران ہوا کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا ہے۔ پھر ساتھ الہام ہوا کہ اِنِّیْ مُرْسِلٌ اِلَیْکُمْ ھَدِیَّۃً کہ میں تمہاری طرف بھیجتا ہوں اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہ تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب ایک فرشتہ کے رنگ میں متمثل کئے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے اور اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ دیا۔

(از مکتوب 6/مارچ 1895 بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی۔ مکتوبات احمدیہ جلد 5 حصہ اول صفحہ 3 بحوالہ تذکرہ صفحہ 225-226)

چنانچہ تصدیق ہو گئی اور الہام پورا ہو گیا۔

فرماتے ہیں کہ ”18 برس سے ایک یہ پیشگوئی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الصِّھْرَ وَالنَّسَبَ ترجمہ: وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہارا دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا.........“۔

فرماتے ہیں: ”اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس شہر کا نام بھی لیا گیا تھا جو دہلی ہے“۔ حضرت اماں جان سے جب دوسری شادی ہوئی تھی یہ اس وقت کا واقعہ ہے۔ ”اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سنائی گئی تھی.......... اور جیسا کہ لکھا گیا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سیادت میں میری شادی ہو گئی..........“۔

فرماتے ہیں: ”سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہو گی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے“۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 273-275)

تو دیکھیں الہام وہ وقت کہ والد صاحب کی وفات کا سن کر آپ کو فکر ہو رہی ہے کہ ضرورت کی چیزیں اب کس طرح میسر ہوں گی اور کہاں اللہ تعالیٰ کی تسلی کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ جب یہ کہہ دیا تو اس تسلی کے بعد اس ربّ العالمین نے تمام جہان کی مدد کے لئے آپ کے خاندان کی بنیاد ڈالی ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ اس خاندان کی بنیاد جس نے تمام جہان کی مدد کرنی ہے۔ تو یہ ہے وہ ربّ جس نے ہمیں اپنا چہرہ آنحضرت ﷺ اور پھر آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے دکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ در اصل میں ہی تمہاری پرورش کرتا ہوں۔ جب خدا تعالیٰ کی پرورش نہ ہو تو کوئی پرورش نہیں کر سکتا۔ دیکھو جب خدا تعالیٰ کسی کو بیمار ڈال دیتا ہے تو بعض دفعہ طبیب کتنا ہی زور لگاتے ہیں مگر وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ طاعون کے مرض کی طرف غور کرو۔ سب ڈاکٹر زور لگا چکے مگر یہ مرض دفع نہ ہوا۔ اصل یہ ہے کہ سب بھلائیاں اسی کی طرف سے ہیں اور وہی ہے کہ جو تمام بدیوں کو دور کرتا ہے۔

پھر فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الفاتحہ:2) سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور تمام پرورشیں، تمام جہان پر اسی کی ہیں“۔

(البدر نمبر 24 جلد 2 صفحہ 186۔ مورخہ 3/جولائی 1903۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ 349 جدید ایڈیشن)

آخر پر آنحضرت ﷺ کی ایک دُعا پڑھتا ہوں جس کا ذکر حدیث میں یوں ملتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کرب کے وقت میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو سب سے بڑا اور بردبار ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو عرش عظیم کا رب ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو آسمانوں اور زمین کو پالنے والا ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الکرب)

اصل میں تو آنحضرت ﷺ کا اوڑھنا بچھونا اللہ تعالیٰ کی ذات اور رب العالمین کے سامنے جھکنا ہی تھا۔ ہو سکتا ہے کہ روایت کرنے والے نے بعض خاص حالات میں زیادہ شدت سے آپ کو کسی وقت یہ دعا کرتے دیکھا ہو اور اس کا اظہار ہوا ہو۔ تو بہر حال یہ ایک جامع دعا ہے جو ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے رب کی صحیح پہچان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

الرحیم جیولرز
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر ۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

ہماری مسجدیں ایسی ہیں کہ جہاں بھی تعمیر ہوں گی اس شہر میں امن کا پیغام پہنچانے اور امن قائم کرنے اور پیار کی فضا پیدا کرنے والوں کی دعاؤں کیلئے بنیں گی۔ ہماری مسجدوں سے اللہ کے حضور جھکنے والوں کی محبت کے چشمے پھوٹیں گے

پس نماز باجماعت کی طرف ایک فکر کے ساتھ توجہ ہونی چاہئے پھر آپ کی مسجدیں وہ نظارے پیش کریں گی جو عابدوں اور زاہدوں کی ہوتی ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 دسمبر 2006 بمقام جرمنی

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس دفعہ میں اس موسم میں امیر صاحب جرمنی کے کہنے پر جماعت جرمنی کی دعوت پر اس لئے آیا ہوں کہ امیر صاحب کی خواہش تھی کہ جو مساجد سال میں تعمیر ہوئی ہیں ان کا افتتاح ہو جائے۔

فرمایا جماعت جرمنی کا وعدہ یہ تھا کہ ہر سال پانچ مساجد بنائے گی تب میں افتتاح کے لئے آؤں گا اس سال اب تک صرف تین مساجد بنی ہیں۔ ان مساجد کے افتتاح کیلئے آنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں تین پر راضی ہو گیا ہوں۔ فرمایا یہاں آنے کا زیادہ مقصد برلن کی مسجد کا سنگ بنیاد ہے کیونکہ یہاں آج کل حالات کے لحاظ سے مسجد تعمیر کرنا ایک چیلنج ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو برلن میں مسجد تعمیر کرنے کی بڑی خواہش تھی۔ لیکن حالات کی وجہ سے مسجد فضل لندن میں وہ رقم خرچ ہوگئی برلن کی مسجد کیلئے عورتوں نے چندہ جمع کیا تھا۔ لجنہ نے اس زمانہ میں جو ہندوستان میں یا زیادہ تر قادیان میں ہوتی تھیں اس مسجد کیلئے اپنی قربانیاں پیش کی تھیں۔ یہ قادیان کی غریب عورتوں کی وہ قربانیاں تھیں جو انہوں نے انڈے و بکریاں بیچ کر یہاں تک کہ بعض نے گھروں کے برتن بیچ کر کی تھیں۔ فرمایا اس وقت کی عورتوں کا جوش دیکھ کر حیرت ہوتی ہے آج تو اس وقت کے حالات کے مقابل پر انتہائی امیرانہ حالت ہے باوجود اس کے آپ لوگ شاید وہ معیار نہ پیش کر سکیں جو وہ کر چکے ہیں بہر حال برلن مسجد کی میرے نزدیک بڑی اہمیت ہے جس کو اب ہم حالات ٹھیک ہونے پر چھیاسی سال بعد شروع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مشرقی جرمنی اور مغربی جرمنی کو پھر ایک کر کے ایسے حالات پیدا فرمائے ہیں ہم وہاں مسجد بنانے کی خواہش کی تکمیل کرنے لگے ہیں۔ کوشش کریں کہ یہ تعمیر جلد شروع ہو کر ختم ہو جائے۔ انشاء اللہ 2 جنوری 2007ء کو اس کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ آپکو بھی اور دنیا کی سب جماعتوں کو کہتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے حالات ٹھیک رکھے اور یہ سنگ بنیاد رکھا جائے۔ مقامی لوگوں کا ایک طبقہ جن کو نیشنلسٹ کہتے ہیں وہ اس کی مخالفت کر رہا ہے۔ بہر حال ہمارا نیک مقصد ہے کہ اسلام کا محبت اور امن کا پیغام دنیا میں پہنچایا جائے۔ اگر ہم اللہ کے حضور جھکتے ہوتے اس سے مدد مانگیں گے تو وہ مدد فرمائے گا اور اپنے فضل سے آسانیاں پیدا فرما دے گا۔ فرمایا انگلستان میں جب ہارٹلے پول کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا تو وہاں پر بھی مخالفت ہوئی تھی لیکن جماعت کے نیک نمونے اور مثبت ردعمل کی وجہ سے اردگرد کے عیسائیوں نے خود ہی ہمارا دفاع کرنا شروع کر دیا۔ آپ ان لوگوں کو اسلام کی تعلیم بتائیں اور ان کو بتائیں کہ ہم یہ مسجد اس گھر کے نمونے پر بنا رہے ہیں جو خدا کا پہلا گھر تھا جس کی بنیادیں رکھتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے یہ دعا تھی۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔

یعنی اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت (پیدا کر دے) اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرمایا اس سے پہلی آیت میں ہے کہ

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ یعنی اے میرے رب اس کو ایک پر امن اور امن دینے والا شہر بنا دے اور اس میں بسنے والوں کو پھلوں سے رزق دے۔

فرمایا ہماری مسجدیں ایسی ہیں کہ جہاں بھی تعمیر ہوں گی اس شہر میں امن کا پیغام پہنچانے اور امن قائم کرنے اور پیار کی فضا پیدا کرنے والوں کی دعاؤں کیلئے بنیں گی۔ ہماری مسجدوں سے اللہ کے حضور جھکنے والوں کی محبت کے چشمے پھوٹیں گے اس لئے تمہیں ہم سے کسی قسم کا خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ ان کو بتائیں ہم تو دنیا کے خوفوں کو دور کرنے والے ہیں ہم تو امن کیلئے قربانیاں دینے والے لوگ ہیں یہ پیغام یہاں کے تمام باشندوں کو پہنچائیں آپ دیکھیں گے کہ انہیں میں سے نیک فطرت لوگ آپ کے دفاع کے لئے نکلیں گے پس اگر آپ لوگ نیک نیت ہو کر قربانیاں دیتے ہوئے مسجد بنانے کی کوشش کریں گے تو برلن میں ایک نہیں کئی مسجدیں بنیں گی۔

فرمایا مالی قربانی اس بات کا نام ہے اپنے پر تنگی برداشت کرتے ہوئے قربانی کی جائے جرمنی میں ابھی بہت گنجائش موجود ہے حضور نے فرمایا آپ کی جانی مالی اور وقت کی قربانیاں ہی ہیں جس نے اس ملک کے دل جیتنے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام چار سو پہنچانا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جرمنی سے جماعت کا تعلق حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہی ہو گیا تھا چنانچہ ایک عورت نے یہاں سے 1907ء میں حضورؑ کو ایک خط لکھا تھا۔ فرمایا آج تو آپ بہت ہیں اور تبلیغ بھی کرتے ہیں لہذا دنیا کی بے چینی دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان لوگوں کو اسلام کی خوبی بتائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ یہ مسجدیں ہی ہیں جو تمہارا تعارف کروائیں گی اللہ کرے کہ ہم یہ کام جلد سے جلد سرانجام دینے والے بن جائیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اصل چیز مساجد کی تعمیر نہیں ہے اصل چیز وہ خالص عبادت ہے جو ان مساجد میں کی جاتی ہے۔ پس نماز باجماعت کی طرف ایک فکر کے ساتھ توجہ ہونی چاہئے پھر آپ کی مسجدیں وہ نظارے پیش کریں گی جو عابدوں اور زاہدوں کی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مساجد کے تعمیر کرنے اور ان کو آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

watch MTA live
audio and video broadcast
Weekly sermons in Urdu / English
Questions & Answers
and much much more
Now you can buy
Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa
Visit our official website
www.alislam.org

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوةُ هِيَ الدُّعَآءُ
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

کا صوبہ کشمیر کی مختلف جماعتوں کا 9-20 نومبر 06 کامیاب تربیتی دورہ

مسجد نور کا افتتاح۔ مسجد مہدی کا سنگ بنیاد۔ تربیتی جلسے۔ احباب جماعت سے ملاقاتیں۔ عقیدت، محبت سے بھرپور شاندار استقبال

اللہ تعالیٰ کا بیحد فضل و احسان ہے کہ امسال سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے وادی گلپوش کشمیر کا دورہ فرمایا۔ یہ دورہ مورخہ 9 نومبر 2006 تا 20 نومبر 2006ء تک جاری رہا۔ وادی کو دورہ کیلئے پانچ زونوں میں تقسیم کیا گیا تا کہ احباب جماعت کی خواہش کے مطابق حضرت صاحبزادہ صاحب ہر جماعت میں جاسکیں۔ اللہ کے فضل سے یہ دورہ نہایت کامیاب رہا جس میں احباب جماعت کو نصائح سننے کی توفیق ملی۔ اگرچہ وادی میں مرکزی نمائندگان کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا تھا مگر حضرت صاحبزادہ صاحب عرصہ 18 سال کے بعد دوبارہ تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت بخشے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہی کشمیر کے چند بزرگوں نے دستی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ اور تب سے خاندان اقدس کے ساتھ گہری محبت قائم ہوئی۔

موجودہ دورے میں حضرت میاں صاحب کے ساتھ مکرم محمد اسماعیل طاہر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و سابق صدر مکرم شعیب احمد صاحب ہوائی جہاز میں ہمراہ رہے۔ ان کے علاوہ محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت کے علاوہ ایم ٹی اے کی ٹیم کے ممبران بھی شامل تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب بذریعہ ہوائی جہاز کشمیر کے دارالحکومت سرینگر مورخہ 9 نومبر دن کے اڑھائی بجے تشریف لائے جبکہ ناظر صاحبان اور ایم ٹی اے کی ٹیم بذریعہ جیپ ناصر آباد رات کو پہنچی۔

محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے استقبال کیلئے مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج، محترم الحاج عبدالحمید صاحب ٹاک امیر ضلع اننت ناگ، محترم الحاج عبدالرحمٰن ایتو امیر ضلع پلوامہ، محترم نصیرالدین صاحب وانی S.S.P ویجیلنس محترم ناظم صاحب اعلیٰ انصار اللہ کشمیر محترم قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر خاکسار فاروق احمد ناصر سرکل انچارج کشمیر کے علاوہ کئی افراد شامل تھے۔ سرینگر ایئرپورٹ پر حضرت صاحبزادہ صاحب کا پرتپاک استقبال اور گلپوشی کی گئی۔ وہاں سے قافلہ مسجد احمدیہ سرینگر پہنچا جہاں محترم امیر صاحب ضلع سرینگر کے ہمراہ احباب جماعت نے نعرے لگا کر والہانہ استقبال کیا۔ مہمان خصوصی کی آمد پر مسجد احمدیہ سرینگر کے صحن میں ایک تقریب رکھی گئی تھی تلاوت قرآن خاکسار نے کی محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز نے مہمان خصوصی کو وادی کے دورہ پر مبارکباد دی محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے استقبالیہ خطاب میں اطاعت خلافت کے علاوہ ایمان بالغیب پر تقریر کی اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

مورخہ 10 نومبر 06 کو قافلہ سرینگر سے ناصر آباد کیلئے روانہ ہوا جو ٹھیک پونے ایک بجے ناصر آباد پہنچا۔ جہاں محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کے ہمراہ احباب جماعت ناصر آباد و شورت نے پرجوش استقبال کیا سب سے پہلے مہمان خصوصی نے حال ہی میں تعمیر ہونے والی مسجد النور کا افتتاح فرمایا۔ لوائے احمدیت لہرایا گیا اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد ایک اور مسجد المہدی کا سنگ بنیاد رکھا گیا جو محترم بشارت احمد صاحب شیفی نے اپنے اخراجات پر بنائی ہے۔ بنیادی اینٹ مہمان خصوصی نے رکھی بعد میں علی الترتیب امراء ضلع اور بزرگان نے اینٹیں رکھیں۔ اس کے معاً بعد محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے گھر میں ایک تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت حضرت میاں صاحب نے کی۔ محترم مولانا عبدالرحیم صاحب فاضل اوگامی کی تلاوت قرآن مجید، محترم غلام احمد صاحب قوال کی نظم کے بعد محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے مہمان کو خوش آمدید کہا اور مسجد کی تعمیر کی مختصر اغراض بیان کی۔

حضرت میاں صاحب نے اپنے خطاب میں ایک مسجد کے افتتاح اور نئی مسجد کی سنگ بنیاد پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور جماعت احمدیہ کا تعمیر مساجد کے تعلق سے کردار کی اہمیت بیان فرمائی اور احمدی جماعت پر عاید ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعا یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

نماز جمعہ ٹھیک ۳ بجے ادا کی گئی جمعہ کا خطبہ محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے دیا۔ موصوف نے اپنے خطاب میں مساجد اور جماعت احمدیہ کا مقصد کے عنوان پر خطبہ ارشاد فرمایا اور مختلف نصائح فرمائیں جس میں نماز باجماعت کی ادائیگی اور خصوصاً نوجوانوں کو نماز کی طرف رغبت کے تعلق سے اظہار خیال فرمایا۔

جمعہ کی نماز کے معاً بعد حضرت میاں صاحب و مکرم مولانا عبدالرشید صاحب ضیاء و نگران مالی امور کشمیر کی بیٹی کے نکاح کا اعلان فرمایا اور دعا کروائی۔ اور اس کے بعد مستورات میں بھی خطاب فرمایا۔

مورخہ 11 نومبر 2006 کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد جامع النور میں ایک جلسہ رکھا گیا جس کی صدارت حضرت میاں صاحب نے کی مکرم ماسٹر مبارک احمد صاحب عابد نے پروگرام پیش کیا۔

تلاوت قرآن کریم مولانا عبدالسلام صاحب انور فاضل نے کی۔ نظم عزیز طاہر سریر نے پیش کی۔

سپاسنامہ محترم سریر احمد لون صاحب صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد نے پیش کیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں کشمیر کے احمدیوں کو ایمان بالغیب کی طرف توجہ مبذول فرمائی کہ موجودہ نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ نے کس رنگ میں احمدیوں کی حفاظت فرمائی۔ فرمایا کشمیر کے احمدیوں کو مسیح ناصری کے ساتھ وابستگی تھی اب اللہ نے مسیح محمدی کی بیعت کی سعادت بخشی ہے۔ اسلئے مزید ایمان میں اضافہ کی ضرورت ہے۔ اپنے خطاب میں موصوف نے صحابہ کے کئی واقعات پیش فرمائے جو ایمان بالغیب کی عکاسی کر رہے تھے۔ اس روز حضرت میاں صاحب شورت تشریف لے گئے

12 نومبر 2006ء کو قافلہ آسنور روانہ ہوا۔ موسم کی خرابی اور بارش کے باوجود آسنور کے احباب و بچے دونوں طرف قطار میں کھڑے نعرے لگا رہے تھے۔ جہاں محترم صدر صاحب مع احباب جماعت استقبال کیلئے کھڑے تھے۔

13 نومبر 2006ء کو مسجد احمدیہ آسنور میں لجنہ و ناصرات کے ساتھ ملاقات میں ایک تقریب کی حضرت میاں صاحب نے صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید عزیزہ شاذیہ اختر نظم عزیزہ درثمین اختر نے پیش کی محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ صدر لجنہ آسنور نے مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا۔ آسنور کی جامع مسجد بھری ہوئی تھی اور تمام مستورات نے حضرت میاں صاحب کا خطاب بغور سنا۔ جس کا اظہار خود میاں صاحب نے اپنی تقریر میں کیا۔ آپ کا خطاب دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس میں احمدی مستورات کی قربانیوں کے علاوہ خلافت سے وابستگی، میاں بیوی کے حقوق۔ کے علاوہ خاندان اقدس کا آسنور کے ساتھ والہانہ لگاؤ کا بھی تذکرہ فرمایا۔ اس میں آسنور کے صحابہ کا ذکر خیر وغیرہ شامل تھا۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کے ایک بیٹے مرزا حفیظ احمد کی آسنور میں تدفین کا بھی تذکرہ فرمایا۔ اپنے خطاب میں صحابہ رسول کریمؐ اور صحابہ مسیح موعودؑ کا شاندار تذکرہ بھی فرمایا بعد دعا یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

13 نومبر 2006 کو احباب جماعت کوریل کی خواہش پر حضرت میاں صاحب نے مع ممبران قافلہ کو ریل کی جامع مسجد میں ایک تقریب میں شمولیت فرمائی۔ تلاوت قرآن مکرم شیخ طارق احمد صاحب معلم سلسلہ کوریل نظم عزیزم معراج احمد نے پیش کی اور سپاسنامہ صدر صاحب جماعت کوریل نے پیش کیا۔

حضرت میاں صاحب نے اپنے خطاب میں سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات جن میں تقویٰ اور متقی کی علامات بیان ہوئی ہیں کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے احمدیوں کو اپنے دینی معیار کو بلند کرنے کی تلقین فرمائی۔ اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے کئے گئے وعدہ انی احافظ کل من فی الدار کی تشریح فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمدیوں کی کسقدر حفاظت فرمائی اس سے احمدیوں کو اللہ کی حمد و ثنا کرنی چاہئے۔

مورخہ 13 نومبر 06 کو ہی بعد نماز مغرب و عشاء حضرت میاں صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ کیا گیا خاکسار نے پروگرام پیش کیا۔ تلاوت مع ترجمہ عزیز زاہد مشتاق نے کی عزیزم اظہر شکیل نے نعتیہ نظم پیش کی۔ مکرم بشارت احمد ڈار صدر جماعت آسنور نے سپاسنامہ پیش کیا۔ حضرت میاں صاحب نے اپنے خطاب میں آسنور کے احباب کو کئی اہم امور کی طرف راہنمائی فرمائی اور فرمایا کہ ہمیں اس بات کا فخر ہونا چاہئے کہ اللہ نے احمدیت جیسا نور ہمیں عطا فرمایا۔ احمدیوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات پر اور خلفاء سلسلہ کے فرمودات پر عمل کرنا چاہئے۔ موجودہ دور بھی اس بات کا متقاضی ہے کہ احمدی ان فرمودات کو اپنے سامنے رکھیں۔ آپ نے حضرت نبی کریمؐ کے اصحاب اور حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کی مثالیں پیش فرمائیں اور فرمایا ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اپنی نیکیوں کے معیار کو بلند کرنا چاہئے ایمان بالغیب۔ خلافت سے محبت جیسے اہم امور کی طرف راہنمائی فرمائی۔

مورخہ 12 نومبر 2006 کو حضرت میاں صاحب دوبارہ کوریل تشریف لائے مسجد احمدیہ کوریل میں مستورات کو خطاب فرمایا اور قیمتی نصائح کیں۔ فرمایا احمدی مستورات کو ایمانی معیار بلند کرنے کی ضرورت ہے دعا کے بعد موصوف خاکسار کے گھر تشریف لائے اور تعزیت و نصائح کیں۔ خاکسار کے

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (دام ظلہ) کی
کشمیر آمد پر

آسمان سے مژدہ آیا ہے پکار آئی ہے آج
ایک ہوائے کن بطرف مرغزار آئی ہے آج
گلشن فردوس سے بے اختیار آئی ہے آج
ہوگئے روشن دلوں میں پھر امیدوں کے چراغ
تنگ دامانی بھی پائی ہے بدل کر اب فراغ
رحمت پیغمبر پروردگار آئی ہے آج
اے پہاڑو جنگلو خاموش رہ رہ کر سنو
ماہ و خورشید اور ستارو چمکو روشن اور ہو
باغ احمد میں بہار اور ایک بار آئی ہے آج
ربوہ ذاتِ قرار اے وادئ کشمیر تو
مدفن عیسیٰ سے مخزن ہے تو عالمگیر تو
جابجا چسپاں کرنے اشتہار آئی ہے آج
عالم وہم و گماں پر ہوگیا طاری سکوت
مت کہو عیسیٰ بجسد خاک "حی لایموت"
تربت عیسیٰ بدام اعتبار آئی ہے آج
سر بلند محوِ کوہ و دمن ہیں ہر طرف
بلبلیں جھومیں خوشی سے نغمہ زن ہیں ہر طرف
دوڑ کر باد صبائے مشکبار آئی ہے آج
دن کی یہ رعنائیاں یا رات کی پہنائیاں
شام کی پرچھائیں، صبح کی کرم فرمائیاں
اور چمکیلی فضا لیکر نکھار آئی ہے آج
اے دُر نافۂ بحر مسیح مصطفیٰ
یہ حسین وادی تیری خاطر کئے دامن ہے وا
قوم تیرے واسطے دیوانہ وار آئی ہے آج
خوشہ خوشہ دھان کی کھیتوں کا اب ہے سرنگوں
ہر شگفتہ گل کی رگ رگ میں رواں ہے تازہ خون

روز روشن پوشش شب زرنگار آئی ہے آج
وہ نسیم جانفزا کچھ بے قرار آئی ہے آج
وادئ کشمیر میں لو پھر بہار آئی ہے آج
ہٹ گئے مایوسیوں کے سائے ہم ہیں باغ باغ
دامن عصیاں سے خود ہی ڈھل کے رہ جاتے ہیں داغ
وادئ کشمیر میں لو پھر بہار آئی ہے آج
آبشارو ندیو نالو یہ گاگا کر چلو
تم ہنسو کھل کھل کے گل ہائے چمن پھولو پھلو
وادی کشمیر میں لو پھر بہار آئی ہے آج
آیت قرآن "اٰوینا" کی ہے تفسیر تو
اک نشاں ہے جنت ارضی کی اک تصویر تو
وادئ کشمیر میں لو پھر بہار آئی ہے آج
چاند نے سورج نے، تاروں نے دیئے روشن ثبوت
عیسیٰ ثانی کا اس گھر میں ہوا نازل سپوت
وادئ کشمیر میں لو پھر بہار آئی ہے آج
بند شب کھولے گلاب و نسترن ہیں ہر طرف
گود اپنی کھول کر رنگیں چمن ہیں ہر طرف
وادئ کشمیر میں لو پھر بہار آئی ہے آج
اور عنادل کی یہ ہر سو انجمن آرائیاں
یہ چمن یہ رنگ یہ مستی یہ دل بہلائیاں
وادئ کشمیر میں لو پھر بہار آئی ہے آج
مرحبا اھلاً و سھلاً مرحبا صد مرحبا
ہے دعا ہم پر رہے دائم خلافت کی رِدا
وادئ کشمیر میں لو پھر بہار آئی ہے آج
دیر سے پانی میں پیدا ہوگیا ہے اک جنون
ہے زمرد پوش ناظر بوٹا بوٹا دیکھ لوں

یہ فضا پہنے قبائے گہر بار آئی ہے آج
وادئ کشمیر میں لو پھر بہار آئی ہے آج

(غلام نبی ناظر کشمیر)

چھوٹے بھائی عزیزم بشیر احمد کو مورخہ 10 دسمبر 2002ء کو نامعلوم افراد نے شہید کر دیا تھا، دعا کے بعد قافلہ رشی نگر براستہ اہرہ بل روانہ ہوا جہاں احباب جماعت رشی نگر نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت میاں صاحب نے کی۔ مکرم مولوی ایاز رشید مبلغ سلسلہ نے پروگرام پیش کیا۔ عزیزم مدثر احمد گنائی کی تلاوت اور شبیر احمد میر کی نظم کے بعد صدر صاحب جماعت احمدیہ رشی نگر نے سپاسنامہ پیش کیا۔ حضرت میاں صاحب نے اپنے خطاب میں صحابہ کی مثالیں پیش کر کے احمدیوں کو نیکی کے میدان میں آگے نکلنے خلافت سے عشق جیسے امور پر نصائح فرمائیں۔ بعد دعا یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

15 نومبر 06 کو مدرسہ تعلیم الاسلام احمدیہ اسکول کی زیر تعمیر بلڈنگ کا معائنہ کیا اساتذہ کے ساتھ ملاقات ہوئی اور بچوں کو نصیحت کی۔ اسی روز قافلہ یاری پورہ روانہ ہوا۔ وہاں محترم امیر صاحب یاری پورہ نے مع احباب جماعت حضرت میاں صاحب کا پرتپاک استقبال کیا۔ تعلیم الاسلام انسٹی ٹیوٹ یاری پورہ کے طلباء و طالبات نے ہاتھوں میں بینرز رکھے ہوئے تھے۔ جن میں **اھلاً وسھلاً و مرحبا** خوش آمدید لکھے ہوئے تھے۔ حضرت میاں صاحب کو احمدی احباب اور اساتذہ نے ہار پہنائے حضرت میاں صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طارق احمد لون نے کی نظم و ترانہ اسکول کی بچیوں نے پیش کیا۔ محترم میر عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال نے سپاسنامہ پیش کیا مع بعد مکرم اعجاز احمد قائد مجلس نے بھی سپاسنامہ پیش کیا۔ حضرت میاں صاحب نے اپنے خطاب میں صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر روشنی ڈالی۔ احمدی احباب کو اپنا ایمانی معیار بلند کرنے کی نصیحت فرمائی بعد دعا یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

16 نومبر 06 کو حضرت میاں صاحب مع قافلہ چک ایمرچھ خانپورہ تشریف لے گئے جہاں صدر صاحب چک ڈیسن و صدر صاحب خانپورہ نے مع احباب والہانہ استقبال کیا۔ مسجد میں نماز ظہر وعصر کے بعد جلسہ کیا گیا۔ حضرت میاں صاحب کی صدارت میں محترم مولوی سید امداد علی صاحب معلم سلسلہ نے پروگرام پیش کیا۔ عزیزم سید شجاعت علی وقف نو نے تلاوت مع ترجمہ پیش کیا مکرم سجاد احمد خان صاحب نے نعتیہ نظم پیش کی محترم راجہ سلیمان خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ڈیسن نے سپاسنامہ پیش کیا۔ حضرت میاں صاحب نے اپنے خطاب میں خلفاء سلسلہ کے فرمودات پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی نیز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی تحریک نظام وصیت کے مطابق احمدیوں کو چندوں کے معیار کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعا یہ تقریب اختتام کو پہنچی اس کے فوراً بعد دونوں جماعتوں کی مستورات اور بچیوں نے حضرت میاں صاحب کا پہاڑی گیت گا کر سواگت کیا۔ حضرت میاں صاحب نے ان کو نصائح کیں اور بعد دعا قافلہ ہاری پاری گام ترال روانہ ہوا۔ محترم صاحبزادہ صاحب سید عبد الماجد رضوی مرحوم کے گھر تعزیت کیلئے گئے۔ نماز مغرب وعشاء مسجد ہاری پاری گام میں ادا کرنے کے بعد جلسہ رکھا گیا۔ صدارت حضرت میاں صاحب نے کی خاکسار فاروق احمد ناصر مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم پیش کی عزیز طاہر احمد راتھر نے نظم پیش کی مکرم غلام نبی صاحب راتھر میڈیکیٹ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ حضرت میاں صاحب نے اپنے خطاب میں افراد جماعت کی مالی قربانیوں کا تذکرہ فرمایا اور احمدیوں کو اپنے ماحول پر غور وفکر کرنے اور اپنا عملی نمونہ درست کرنے اور خوش اخلاقی کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعا یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ مورخہ 17 نومبر 06 کو مسجد احمدیہ سرینگر میں حضرت میاں صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیت میں متقی اور اس کی علامات بیان فرماتے ہوئے احمدی احباب کو ایمان بالغیب کی طرف توجہ مبذول فرمائی۔ فرمایا جب تک ہم اپنے علمی اور عملی

(باقی صفحہ 13 پر دیکھیں)

(بقیہ: صفحہ 1 سے)

ان ایام میں خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان عاجزانہ راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی راہوں پر چلنے کیلئے بہت دُکھ اُٹھائے 13 سال کا لمبا عرصہ دُکھوں سے بھرا پڑا ہے۔ لیکن آپؐ نے دُعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی اور فتح بھی پائی۔ آج جماعت احمدیہ اُسی دور میں سے گذر رہی ہے۔ آج ہم بھی خدا تعالیٰ کی عاجزانہ راہوں پر چلیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے گا۔

اجلاس کی پہلی تقریر:

اجلاس کی پہلی تقریر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد کی ہوئی آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ ''ہستی باری تعالیٰ''

آپ نے قرآن مجید احادیث نبویؐ ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں ہستی باری تعالیٰ کے مدلل دلائل پیش کئے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اتنا گہرا تعلق تھا کہ ہر موقعہ محل پر خدا پر توکل کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر موقعہ پر فتوحات عطا فرمائیں اور آج بھی اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور ابد تک اپنی ہستی کا ثبوت دیتا رہے گا۔

اس کے بعد ایک نظم

''حضرت سید ولد آدم ﷺ''

مکرم یامین احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان کی بعنوان ''سیرت سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بحیثیت محسن انسانیت'' ہوئی آپ نے سورہ احزاب کی آیت نمبر 73 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ انسان دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک خالق سے محبت اور دوسرا الخلوق سے ہمدردی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر دونوں محبتیں بدرجہ اولیٰ تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کو جہاں اپنے خالق کے ساتھ بے حد محبت تھی وہاں مخلوق خدا سے بھی محبت تھی۔ آپ نے سیرت کے کئی ایمان افروز واقعات کا تذکرہ فرمایا۔

دوسری تقریر کے بعد سلام بحضور سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ

''بدرگاہ ذیشان خیر الانام''

مکرم تنویر احمد صاحب ناصر۔ نصر من اللہ۔ کے راشد احمد صاحب قادیان نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ ترانہ کی شکل میں پڑھا۔

بعد ازاں محترم محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ قادیان نے وزیر اعظم ہند کا پیغام پڑھ کر سنایا اس کے بعد وقفہ برائے نماز ظہر و عصر ہوا۔

دوسرا اجلاس

پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی ٹھیک 2.30 بجے مکرم سید بشیر احمد صاحب صوبائی امیر جھاڑکھنڈ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مکرم قاری مبارک احمد صاحب اُستاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے سورہ جمعہ کی تلاوت کی اور اُس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

مکرم مغفور احمد صاحب مربی سلسلہ پاکستان نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

ظہور مہدی آخر زماں ہے
سنبھل جاؤ کہ وقت امتحاں ہے

اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کی بعنوان ''سیرت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' ہوئی۔

آپ نے سورہ صف کی آیت نمبر 61 کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت اور بعد میں مسلمانوں کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے اور اسلام کی گرتی ہوئی ساکھ کو مضبوط کرنے کیلئے اس دور میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کے معاندین نے آپ کو مٹانے کے منصوبے بنائے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتوحات عطا فرمائیں اور آج جماعت احمدیہ الٰہی وعدوں کے مطابق ترقی کے منازل طے کر رہی ہے۔

پہلی تقریر کے بعد مکرم عبد الحی ڈار صاحب کھاریاں پاکستان نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام۔

''نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے''

پڑھ کر سنایا

☆......اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ قادیان نے بعنوان ''مالی جہاد'' پر کی۔

آپ نے اپنی تقریر کے ابتداء میں سورہ صف کی آیت نمبر 12 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ کائنات عالم کی ہر چیز اپنے اپنے دائرہ میں انسان کیلئے قربانی پیش کر رہی ہے۔ اس لئے مومن کی قربانی مالی جہاد ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا ہے وہ میری راہ میں خرچ کرو۔ آپ نے قرون اولیٰ کے صحابہ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی قربانیوں کا بھی ذکر فرمایا۔ آپ نے مالی قربانی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے نظام بیت المال کی وضاحت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات پیش کر کے مالی قربانیوں میں وسعت پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ تقریباً 4.15 بجے آخری اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا دن: مورخہ 27.12.06

اجلاس کا آغاز ٹھیک دس بجے صبح محترم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کی زیر صدارت ہوا۔ محترم حافظ مظہر احمد صاحب آف ربوہ نے سورہ النور کی آیت 52 تا 56 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم نصر من اللہ صاحب مکرم کے راشد احمد صاحب فرید الدین شمس، ابن شفیق احمد صاحب حسام احمد صاحب عامر احمد صاحب نے ترانہ

''اللہ کی ایک نعمت عظمیٰ ہے خلافت''

کورس کی شکل میں نہایت ہی عمدہ آواز میں پیش کیا

☆۔ اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان ''خلافت احمدیہ'' محترم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان کی ہوئی۔ آپ نے آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد لفظ خلیفہ کے لغوی معنے بیان فرمائے۔ خلافت کے معنے نیابت اور جانشینی کے ہیں آپ نے فرمایا خلیفہ خدا بناتا ہے آپ نے خلافت راشدہ کے دور کی ترقیات و فتوحات اور خلافت احمدیہ میں نازل ہونے والے افضال الٰہی کا تذکرہ کیا۔ اور بتایا کہ آج دنیا میں ترقی اور امن کا واحد ذریعہ خلافت سے وابستگی ہے۔

تقریر کے بعد مکرم رضوان احمد صاحب آف ربوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم اور بابرکت کلام ''اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا عنایت اللہ صاحب منڈاشی نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان کی ہوئی آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ ''اسلامی عبادات''

آپ نے انسان کی پیدائش کا مقصد بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ عبادت کے معنے ہیں عاجزی وانکساری سے فرمانبرداری کرنا آپ نے ارکان اسلام کا ذکر کر کے اُن کی بجا آوری کی بارہ میں تفصیلی روشنی ڈالی۔

بعدہٗ مکرم تنویر احمد صاحب اور مکرم نصر من اللہ صاحب نے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کی نظم'' آگے بڑھتے رہو دم بدم دوستو!!'' دل کو موہ لینے والی آواز میں پڑھ کر سنائی۔

تعارفی تقاریر

تعارفی تقریر میں مکرم نعیم احمد صاحب چیئرمین نیشنل امیر و مشنری انچارج فجی نے کی آپ نے فجی کا تعارف کروایا فجی میں جماعتی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔

تعارفی تقریر کے بعد محترم صدر اجلاس نے موبائیل فون کے ذریعہ (نئی ایجاد اور اُس سے استفادہ) کے طور پر نظم ''سیدی مشفق مہربان'' سنائی

اجلاس کی دوسری تعارفی تقریر محترم علی سدی موسیٰ امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ کی ہوئی آپ نے اپنی تقریر میں تنزانیہ میں جماعتی ترقی کا تذکرہ کیا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی محترم شیخ مظفر احمد صاحب صدر مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ کی صدارت میں ٹھیک 2.30 بجے بعد دوپہر شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید محترم قاری علی اصغر صاحب نے سورہ بنی اسرائیل کی آیات 24 تا 31 کی تلاوت کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

بعدہ محترم تنویر احمد ناصر آف قادیان نے محترم سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی نظم'' رکھ پیش نظر وہ وقت بہن'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

☆۔ دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ کیرالہ نے بعنوان ''اسلام میں عورتوں کے حقوق'' کی آپ نے فرمایا کہ موجودہ دور میں عورتوں کی آزادی اور مساوات کے نام پر ان کا استحصال کیا جا رہا ہے آپ نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حقوق نسواں بیان فرمائے۔ آپ نے یورپین ممالک کی طرف سے اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کو بیان کر کے بتایا کہ اسلام میں تو طبقہ نسواں کو ہر میدان میں عزت و ناموس دیا گیا ہے۔

تقریر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام،

''اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار''

مکرم حمید الحسن صاحب آف ربوہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

دوسری تقریر محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ کشمیر کی بعنوان ''صداقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام انذاری و تبشیری پیشگوئیوں کی روشنی میں'' ہوئی۔ آپ نے موجودہ زمانہ کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر کیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو بیان فرمایا اور خدا تعالیٰ کی تائیدات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے معاند احمدیت محمد حسین بٹالوی صاحب کے انجام کا ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کو ذلیل کیا اور اس کی نسل کو بھی اللہ تعالیٰ نے نہ دین کا چھوڑا نہ دنیا کا حسن اتفاق سے محمد حسین صاحب بٹالوی کے نواسے بھی اس سال جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے تھے موصوف نے سٹیج پر آ کر حاضرین جلسہ کو گواہی دی کہ واقعی آج مولوی محمد حسین بٹالوی کوئی نام لیوا نہیں ہے۔ اجلاس کے آخر میں مکرم منیر وسیم الرشید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام'' بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

تیسرا دن 28.12.06 بروز جمعرات

مورخہ 28.12.06 جلسہ سالانہ قادیان کا آخری دن تھا۔ یہ اجلاس ٹھیک صبح دس بجے محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ شروع ہوا۔ محترم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی نائب ناظر بیت المال آمد نے سورہ الفتح کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم منیر احمد

صاحب ساجد لاہور پاکستان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام۔

''ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے''

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان نے ''اسلام اور امن عالم'' کے عنوان پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر کے ابتداء میں موجودہ زمانہ کی ترقیات کا ذکر کیا۔ اور پھر مذہبی تعلیمات سے دوری کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جب تک انسان مذہبی تعلیمات پر عمل نہیں کرے گا تب تک دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ دنیا کی ترقی کا دارومدار پیار و محبت پر مبنی ہے اس لئے اسلام کی حقیقی تعلیم مذہبی رواداری ہے۔ اس لئے مذہبی تعلیمات کے مطابق امن کی تلاش کرنی چاہئے۔

مکرم این شفیق احمد صاحب، رضوان احمد صاحب محمد یامین خان صاحب نے کورس کی صورت میں نظم ''اسلام احمدیت باقی سبھی فسانے زندہ یہی حقیقت'' نہایت ہی ترنم سے پڑھ کر سنائی۔

☆۔ اجلاس کی دوسری تقریر مکرم گیانی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد **قادیان** نے بعنوان ''احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے'' **پنجابی زبان** میں کی۔ آپ نے قرآن مجید اور احادیث سے اسلام کی خوبیاں بیان کیں اور جماعت کی طرف سے کی جانے والی اسلامی خدمات کا تذکرہ اپنی تقریر میں کیا۔

آپ نے فرمایا کہ آج خلافت کی برکت سے جماعت پوری دنیا میں اسلام کے تصور کو پیش کر رہی ہے۔

تقریر کے آخر میں مکرم فرحت علی صاحب آف ربوہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام'' وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو'' نہایت سوز سے پڑھ کر سنایا۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ قادیان 2006 کا اختتامی اجلاس ٹھیک 1.30 بجے دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ برہان احمد خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے سورۃ النور کی آیات 71-62 کی تلاوت کی اور اُس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم صغیر احمد صاحب ربوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حمدیہ کلام

''ہے شکر ربِّ عزّ وجل خارج از بیاں''

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد تعارفی تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم الیاس کساوے صاحب یوگنڈہ کی ہوئی آپ نے اپنے ملک کا تعارف کروایا اور جماعت کی سرگرمیوں کا ذکر کیا دوسری تقریر مکرم امر معروف صاحب مبلغ انڈونیشیا نے کی۔ انہوں نے انڈونیشیا میں جماعتی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا اور وہاں مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد بعض غیر مسلم معززین کی تقاریر ہوئیں جن میں شری بابا فقیر چند سکھ بھٹولی ہماچل پردیش، شری مہنت رام پرکاش داس جی پریذیڈنٹ وشو ہندو پریشد۔ شری جرن جیت سنگھ چڈا پریذیڈنٹ چیف خالصہ دیوان، مکرم سنت بابا درشن سنگھ جی بٹروالے، مکرم انوراگ سود جی ہوشیار پور شامل تھے۔ ان کو شالوں کا تحفہ پیش کیا گیا

صدر اجلاس نے نظارت نشر و اشاعت سے شائع ہونے والی نایاب کتابوں کا اجراء کیا جامعہ احمدیہ کی صد سالہ تقریب کی مناسبت سے ایک خوبصورت سووینیر شائع کیا گیا اُس کا بھی اجراء عمل میں آیا۔ آخر میں صدر اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے جلسہ کے کامیاب انعقاد کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تعاون کرنے والے سرکاری و غیر سرکاری اداروں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ آخر پر اجتماعی دُعا کروائی۔ دُعا کے بعد ایم ٹی اے کی لائیو نشریات جرمنی سے شروع ہوگئیں۔

اختتامی خطاب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک ساڑھے تین بجے دوپہر جرمنی سے قادیان کے جلسہ سالانہ کے لئے خطاب فرمایا جس کا خلاصہ اسی اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

اجتماعی بیعت کا روح پرور منظر

اختتامی بیعت کے بعد حضور انور نے جلسہ گاہ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے 9 افراد کی بیعت لی جبکہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سارا عالم احمدیت اس بیعت میں شامل ہوا۔

دُعائے مغفرت موصیان

دوران سال درج ذیل موصیان نے وفات پائی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان کے نام دُعا کی غرض سے پیش کیے گئے۔

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مہار درویش۔ مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش ولد مکرم نور احمد صاحب باورچی قادیان۔ مکرم منیر احمد عارف صاحب ولد مکرم سید حسین صاحب ذوقی جڑچرلہ آندھرا۔ مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل درویش ولد مکرم عبد الغنی صاحب قادیان۔ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر احمد صاحب بانی کلکتہ۔ مکرم سید عبد المالک صاحب ولد مکرم سید عبد الشکور صاحب اڑیسہ حال قادیان مکرم قدسیہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب غالب درویش قادیان۔ مکرم سلمی بیگم صاحبہ عرف شانتی اہلیہ عزیز احمد خان صاحب صالح نگر حال قادیان۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب مظفر پور بہار۔ مکرمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم قادیان۔ مکرم مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش ولد مکرم شیر محمد صاحب قادیان۔ مکرم مولوی سراج الحق صاحب درویش ولد مکرم منشی عبد الحق صاحب حیدر آباد۔ مکرمہ نصیرہ خاتون صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد یونس صاحب آف بریلی حال قادیان۔ مکرم ٹی کے محمد صدیق صاحب ولد مکرم ٹی کے ویران کٹی صاحب۔ مکرم قریشی محمد شفیع عابد صاحب درویش ولد مکرم میاں اللہ رکھا صاحب قادیان۔ مکرمہ محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نور الدین الہ دین صاحب مرحوم۔ مکرمہ قمر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی ابراہیم احمد صاحب قادیانی درویش مرحوم قادیان، مکرم جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ قطب الدین صاحب کیندراپاڑہ اڑیسہ۔ مکرمہ امۃ السلام تبسم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور بہار۔ مکرم چوہدری عبد السلام صاحب درویش مرحوم ولد مکرم عبد الحکیم صاحب قادیان مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش ولد مکرم قریشی شاہ دین صاحب قادیان۔ مکرم رفیق احمد صاحب ناصر ولد مکرم شریف احمد صاحب دھری ریلوٹ راجوری۔ جموں۔ مکرم محمد سلیمان صاحب ولد مکرم محمد یوسف صاحب مکرمہ مہر النساء بیگم صاحبہ بنت محترم مولوی محمد امیر صاحب مرحوم ڈبروگڑھ آسام۔

اعلانات نکاح

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز 27 دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ میں 16 نکاحوں کے اعلان ہوئے جبکہ بعد میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔

حاضری: امسال جلسہ سالانہ قادیان میں ہندوستان سمیت 27 ممالک کے 25 ہزار احمدیت کے پروانوں نے شرکت کی۔

بیرون ممالک سے آنے والوں میں سب سے زیادہ افراد پاکستان سے آئے۔ پاکستان سے آنے والے احباب کی تعداد پانچ ہزار رہی۔ اسی طرح بنگلہ دیش۔ بھوٹان۔ کینڈا۔ ڈنمارک۔ فرانس۔ جرمنی۔ گریس۔ آئرلینڈ۔ آئس لینڈ۔ بیلجیم۔ دبئی۔ جاپان۔ کویت۔ ماریشس۔ نیپال۔ سعودی عرب۔ سنگاپور۔ سویڈن۔ تنزانیہ۔ برطانیہ۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔ یوگینڈا۔ فجی۔ انڈونیشیہ۔ سے احمدیت کے پروانے اس روحانی اجتماع میں شمولیت کیلئے آئے۔

رواں تراجم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حسب سابق امسال بھی اردو نہ سمجھنے والے سامعین کرام کیلئے انگریزی۔ ملیالم۔ کنڑ۔ تامل۔ تیلگو۔ بنگلہ۔ زبانوں میں جلسہ کی تقاریر کے رواں تراجم پیش کیے جاتے رہے۔

نماز تہجد و درس القرآن

الحمد للہ کہ ایام جلسہ میں 23 دسمبر تا 26 دسمبر 06 مسجد اقصیٰ قادیان میں باجماعت نماز تہجد کا انتظام رہا، نماز فجر کے بعد درس القرآن بھی ہوتا رہا۔

باجماعت نمازوں کیلئے مرد حضرات کیلئے مسجد اقصیٰ میں اور عورتوں کیلئے مسجد مبارک میں انتظام تھا۔ جلسہ کے تینوں روز نماز ظہر باجماعت جلسہ گاہ میں ادا کی جاتی رہی۔

Press & Media

الحمد للہ کہ امسال شعبہ پریس اینڈ میڈیا کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے کئی مشکلات کے باوجود گذشتہ سالوں کی طرح جلسہ سالانہ کی کوریج کرنے کی توفیق عطاء فرمائی۔ قریباً تمام قومی اخبارات جو کہ اردو۔ ہندی۔ پنجابی۔ انگریزی۔ زبانوں اور دیگر صوبائی اخبارات جو مختلف زبانوں میں شائع ہوتے ہیں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے متعلق تفصیلی خبریں تصاویر کے ساتھ شائع کیں۔ سپلیمنٹ شائع کئے۔ الیکٹرانک میڈیا نے دو سے تین مرتبہ اپنے خاص پروگراموں میں جلسہ کی کوریج نشر کیں۔

جن قومی اخبارات نے جلسہ سالانہ کو کوریج دی ان کے نام اس طرح ہیں۔

ہندی اخبارات:: دینک جاگرن۔ پنجاب کیسری۔ اجیت سماچار۔ دینک بھاسکر۔ دینک ٹربیون۔ امر اُجالا۔ اُتم ہندو۔ دویہ ہماچل۔ دینک جاگرن کرنال۔ دینک بھاسکر کرنال۔ دینک ٹربیون کرنال۔ پنجاب کیسری دہلی۔

انگریزی اخبارات: ٹائمز آف انڈیا۔ انڈین ایکسپریس۔ دی ٹربیون۔ ہندوستان ٹائمز۔

پنجابی اخبارات: جگ بانی۔ اجیت۔ چڑھدی کلا۔ دیش سیوک۔ پنجابی ٹربیون۔

دیگر اخبارات و نیوز ایجنسیاں۔ ہند سماچار اردو۔ پی ٹی آئی۔ یو این آئی۔ آئی این بی نیوز۔

الیکٹرانک چینل: دوردرشن۔ پنجاب ٹوڈے۔ این آر آئی۔ اے این آئی نیوز ایجنسی۔ آئی بی این 7۔ نیوز ون۔

جلسہ سالانہ سپلیمنٹ

دینک جاگرن جالندھر کے نمائندے کرشن احمد اور ہند سماچار کے نمائندے محمد لقمان دہلوی دونوں نے ایک ایک صفحہ پر مشتمل خلفاء کرام کی تصاویر کے ساتھ سپلیمنٹ شائع کیے۔

نوٹ: بہت سے اخبارات۔ ویب سائٹ۔ اور الیکٹرانک میڈیا نے جلسہ سالانہ کی ہیڈ لائن کے ساتھ کوریج دی۔ آئندہ شمارہ میں اخبارات کے تراشوں کے ساتھ تفصیلی رپورٹ بطور استفادہ قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ

قادیان کے تمام پروگرام قادیان سے جماعتی ویب سائٹ alislam.org پر ساتھ ساتھ بھجوائے جاتے رہے جو ساتھ کے ساتھ دکھائے جاتے رہے۔ اسی طرح حضور کے اختتامی خطاب کے دوران ایم ٹی اے لائیو قادیان جلسہ سالانہ کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔

علاوہ ازیں ایم ٹی اے قادیان کے شعبہ نے جلسہ کے تمام پروگرام ریکارڈ کئے جو کہ بعد میں ایم ٹی اے کی زینت بنتے رہیں گے۔

ایم ٹی اے قادیان کی خصوصی کوشش سے بفضلہ تعالیٰ امسال یہ جدت پیدا کی گئی کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ جلسہ سالانہ کے پروگرام ایم ٹی اے انٹرنیشنل کو بھجوائے جاتے رہے جس کے نتیجہ میں افتتاحی اجلاس کی کاروائی جو 26 دسمبر کو 11 بجے صبح ہوئی تھی اسی روز شام کو ایم ٹی اے پر نشر ہوگئی اسی طرح حضور انور کے اختتامی خطاب کے دوران قادیان کے جلسہ گاہ کے نظاروں کے ساتھ نعروں کی آواز بھی جرمنی میں سنائی جارہی تھی۔ نیز دیگر انٹرویوز وغیرہ بھی صرف چند گھنٹوں کے توقف سے نشر ہوتے رہے۔ الحمدللہ۔

جنازہ ھائے حاضر

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہندوستان کے مختلف علاقوں سے موصی حضرات کے تابوت بھی آتے ہیں امسال بھی ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں بعد نماز جنازہ عمل میں آئی ان کے اسماء اسطرح ہیں۔

محترمہ مہر النساء بیگم صاحبہ آسام۔ رقیہ بیگم صاحبہ حیدرآباد۔ عبدالشکور صاحب حیدرآباد۔ محمدی بیگم صاحبہ حیدرآباد۔ ٹی کے صدیق صاحب کرولائی۔

بقیہ صفحہ 2 سے

ذمہ داری ہے کہ اپنے عملی نمونے ٹھیک کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے لئے دعا بھی کریں یاد رکھیں آپ نے مستقل قربانیوں کا عہد کیا ہے تو پھر اس کے معیار حاصل کرنے کی بھی کوشش کریں اگر آدھی نظر دین پر ہے اور آدھی دنیا پر ہے تو اس سے وہ معیار حاصل نہیں کیا جاسکتا اللہ تعالیٰ جماعت کو قربانیوں کے حقیقی معیار حاصل کرنے کی توفیق دے تاکہ عید کی حقیقی خوشیاں حاصل ہوں خطبہ عید کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسیران راہ مولیٰ، شہدائے احمدیت کے بچوں، واقفین زندگی اور کارکنان سلسلہ کیلئے دعا کی تحریک کی اور سب کو عید کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے احمدیوں کیلئے یہ عید مبارک کرے۔ آمین

بقیہ صفحہ 10 سے

معیار بلند نہیں کریں گے جماعت ترقی نہیں کرسکتی۔ اس کے علاوہ کئی اہم امور پر بھی روشنی ڈالی۔ صحابہؓ رسولؐ کے واقعات پیش فرمائے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کسقدر توکل ہونا چاہئے اور صحابہ کرام نے رسول کریمؐ کے احکامات کی روشنی میں وہ مقام حاصل کیا کہ رہتی دنیا تک ایمان کے اضافے کا باعث بنیں گے۔ نماز جمعہ کے معاً بعد احباب سرینگر کے علاوہ ٹنگمرگ علاقہ کے احمدی احباب سے بھی ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد مستورات میں بھی جلسہ منعقد ہوا اور وہاں پر بھی آپنے نصائح فرمائیں۔ چونکہ سرینگر کے مضافات سے بھی کئی احباب تشریف لائے تھے اسلئے تمام مہمانوں کیلئے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اس موقعہ پر ایک غیر از جماعت دوست مکرم حوالدار محمد اسلم صاحب مکرم فیروز خان صاحب سراج الدین معلم سلسلہ ومکرم محمد یونس صاحب خادم مسجد نے کھانا تیار کرنے میں تعاون دیا۔ جزاکم اللہ۔

مورخہ 18.11.06 کو ایک خوبصورت سیاحتی مقام گلمرگ تشریف لے گئے اس وقت گلمرگ میں برفباری ہورہی تھی اور بہت ہی خوبصورت منظر دیکھنے کو ملا ہندوستان اور بیرون ملک سے آئے کئی سیاحوں نے حضرت میاں صاحب سے تبادلہ خیال کیا۔ اور ایم ٹی اے کی ٹیم نے پروگرام فلمایا کئی انٹرویو بھی لئے گئے

مورخہ 19.11.06 کو بانڈی پورہ کے احباب نے فیض آباد کالونی سرینگر میں دعوت کا پروگرام بنایا تھا۔ جس کی صدارت حضرت میاں صاحب نے کی۔ مکرم ڈاکٹر ممتاز الدین صاحب کی تلاوت کے بعد محترم الحاج شمس الدین صاحب نے سپاسنامہ عقیدت پیش کیا۔

محترم غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سلسلہ نے موقعہ کی مناسبت سے چند باتیں بیان کیں حضرت میاں صاحب نے اپنے خطاب میں پرانے احمدی بزرگان کے حالات و واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ حالات میں احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرنا چاہئے آپ نے قبولیت دعا کے واقعات پیش فرمائے اور اپنے ایمانی معیار کو بلند کرنے کی نصیحت فرمائی۔ دعا کے بعد پروگرام اختتام کو پہنچا۔

مورخہ 20 نومبر کو آپ بذریعہ ہوائی جہاز واپس روانہ ہوئے۔ سرینگر میں محترم پروفیسر میر عبدالحمید صاحب، ڈاکٹر اعجاز احمد ڈاکٹر فاروق احمد .Phd، محترم نصیر الدین صاحب SSP، بشیر احمد مشتاق کے علاوہ کئی دوستوں نے دعوت کا اہتمام کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (آمین)

اس دورہ کے لئے مکرم نصیر الدین صاحب SSP، مکرم مبارک احمد SSP، تسنیم احمد صاحب S.I مکرم وسیم احمد لون S.I نے خصوصی تعاون دیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

(فاروق احمد مبلغ سلسلہ سرکل انچارج اننت ناگ)

خلافت احمدیہ

صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں

3- **الحمد لله رب العٰلمين o الرحمن الرحيم o ما لک يوم الدين o اياک نعبد واياک نستعين o اهدنا الصراط المستقيم سراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضآلين O** (روزانہ کم ازکم سات دفعہ پڑھیں) **ترجمہ**:: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے

4- **رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔** (البقرہ:251)

ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- **رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ** (ال عمران:9) **ترجمہ**:: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِی نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِکَ مِنْ شُرُورِهِمْ**

ترجمہ:: اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوبُ اِلَيْهِ** **ترجمہ**:: میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ**

ترجمہ:: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آل ابراهيم اِنَّکَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آل مُحَمَّدٍ کما بارکت علی ابراهيم وعلٰی آل ابراهيم انک حميد مجيد** **ترجمہ**:: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

کینیا (مشرقی افریقہ) کے ٹاویٹا ریجن میں Kitoghoto کے مقام پر احمدیہ مسجد کا بابرکت افتتاح

(رپورٹ: احمد عدنان ہاشمی۔ مبلغ کینیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 27/اکتوبر 2006ء بروز جمعۃ المبارک ٹاویٹا (Taveta) ریجن میں Kitoghoto کے مقام پر نئی احمدیہ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

ٹاویٹا ریجن کینیا اور تنزانیہ کے بارڈر پر واقع ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں افریقہ کی بلند ترین چوٹی Kilimanjaro اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ بادلوں کا تاج پہنے ہوئے نظر آتی ہے۔ کیٹوگوٹو کا گاؤں Lake Jipe کے کنارہ اور Pare Mountain کے پہلو میں واقعہ ہے۔ اور یہ گاؤں ٹاویٹا گاؤں سے 18 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہ مسجد صرف ایک ماہ کے عرصہ میں جماعتی معمار اور مقامی جماعت کے تعاون سے تعمیر ہوئی ہے۔ مقامی جماعت نے دور دور سے پانی لاکر اور بعض اوقات اپنے خرچ پر پانی لاکر اور اینٹیں بھی فراہم کر کے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

یہ مسجد بہت خوبصورت ہے اور تنزانیہ کے بلند علاقوں سے بھی نظر آتی ہے۔ اردگرد کے دیگر مسلمانوں نے بھی اس مسجد کو پسند کیا ہے۔ یہ جماعت کینیا کی قدیم ترین جماعتوں میں سے ہے اور مشرقی افریقہ کے پہلے مبلغ حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب بھی یہاں تشریف لا چکے ہیں۔ اس علاقہ کی قریباً نصف آبادی احمدی ہے اس مسجد کا غیر رسمی افتتاح مورخہ 27/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک، جمعہ کی نماز سے ہوا۔ خطبہ جمعہ میں احباب کو نماز جمعہ کی اہمیت بتائی اور خانہ خدا کو ہمیشہ آباد رکھنے کی تلقین کی گئی۔

افتتاحی تقریب

مورخہ 29/اکتوبر 2006ء بروز اتوار مسجد کے باقاعدہ افتتاح کی تقریب منعقد ہوئی جس میں اردگرد کی جماعتوں Mrabani، Mwakene، Kitobo، Eldoro، Taveta، اور کیٹوگوٹو کے علاوہ تنزانیہ بارڈر کے قریب کے احمدی احباب نے اس مبارک تقریب میں شرکت کی۔ ان کے علاوہ معلمین کرام اور مرکزی مشن کی طرف سے مکرم عبداللہ حسین جمعہ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نیروبی اور خاکسار احمد عدنان ہاشمی مبلغ سلسلہ نیروبی ریجن نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مکرم شریف محمود صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ پھر ایک دوست مکرم جورتج صاحب نے جماعت کیٹوگوٹو کی مختصر تاریخ بیان کی۔ امیر قافلہ مکرم عبداللہ حسین جمعہ صاحب نے اپنی تقریر میں احباب کو جماعتی بزرگان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی جن کی قربانیوں سے ان جماعتوں کا قیام ہوا اور تلقین کی کہ جس جذبہ کے ساتھ یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے اسی جذبہ اور قربانی کے ساتھ اس کی آبادی کی طرف بھی توجہ کریں۔ اس کے بعد اطفال و ناصرات نے انگریزی زبان میں عہد دہرایا۔ خاکسار نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

جماعت احمدیہ آسٹریا کے پہلے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(قاضی شفیق احمد، صدر جماعت آسٹریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریا کو اپنا پہلا یک روزہ جلسہ سالانہ مورخہ 24/ستمبر 2006ء کو وی آنا میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس جلسہ کے لئے محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مبلغ جرمنی کو مرکزی نمائندہ بنا کر بھیجا۔ ممبران مجلس عاملہ اور دیگر احباب جماعت پر مشتمل ایک کمیٹی تین ہفتہ پہلے ہی سے جلسہ کی تیاریوں میں مصروف ہوگئی تھی۔ جلسہ کا پروگرام اور دعوت نامے تیار کئے گئے اور بہت سے معززین شہر کو دعوت دی گئی۔ جلسہ کے لئے وی آنا میں ایک کمیونٹی ہال بک کروایا گیا جو ایک بڑے اور ایک چھوٹے ہال پر مشتمل تھا۔

جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے ہوا۔ اجلاس کی صدارت مرکزی نمائندہ مکرم محمد جلال شمس صاحب نے کی۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب نے کی۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا "قرآن کریم سرچشمۂ ہدایت و برکات اور والدین سے حسن سلوک رضائے الٰہی کا ایک ذریعہ"۔

اجلاس کی دوسری تقریر میں سیکرٹری صاحب مال جماعت آسٹریا مکرم محمد آفاق خان صاحب نے "چغلی اور غیبت جیسی اخلاقی بیماریوں کو اپنا موضوع بنایا۔

اجلاس کی تیسری تقریر میں جو جرمن زبان میں تھی مکرم نبیل احمد صاحب نے "جہاد اور اس کے بارہ میں یورپ میں پائی جانے والی غلط فہمیوں" کی وضاحت کی۔ پہلے اجلاس کی آخری تقریر خاکسار (قاضی شفیق احمد، صدر جماعت آسٹریا) کی تھی۔ تقریر کا موضوع تھا "سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام"۔ تقریر کے ساتھ ہی پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

وقفہ برائے طعام میں ان احباب کو جن کا روزہ نہ تھا کھانا دیا گیا۔ کھانے کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ دو بجے بعد دوپہر جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد پہلی تقریر جماعت جرمنی سے آئے ہوئے معزز مہمان مکرم ریاض فانی صاحب نے "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر کی۔

اجلاس کی دوسری تقریر جو جرمن زبان میں تھی مکرم محمد وہاب صاحب جنرل سیکرٹری جماعت آسٹریا نے "احمدی اور غیر احمدی کے عقائد میں فرق" کی وضاحت کی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم محمد جلال شمس صاحب کی تھی۔ انہوں نے خلافت کی ضرورت و اہمیت اور خلیفہ کی اطاعت کو اپنی تقریر کا موضوع بنایا اور نہایت اہم نصائح کیں۔ آخر میں مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔ اس دوران میں ایک زیر تبلیغ دوست نے احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ جلسہ کی تمام کارروائی کے دوران حاضرین نے نہایت نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا اور بڑی دلچسپی سے جلسہ کی تقاریر کو سنا۔

اخبار "ہفت روزہ بدر" کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

رجسٹریشن نمبر R-N.61/57 پوسٹل رجسٹریشن نمبر L./P/GDP-1

۱۔ مقام اشاعت	قادیان
۲۔ وقفہ اشاعت	ہفت روزہ
۳۔ پرنٹر و پبلشر	منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
۴۔ قومیت	ہندوستانی
۵۔ پتہ	محلہ احمدیہ قادیان، ضلع گورداسپور پنجاب (انڈیا)
۶۔ ایڈیٹر کا نام	منیر احمد خادم
۷۔ قومیت	ہندوستانی
۸۔ پتہ	محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب (انڈیا)

میں منیر احمد حافظ آبادی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے
پرنٹر و پبلشر قادیان
پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph.040-27172202, 0924618281, 098491-28919

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ — کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ

فون 047-6213649 — 047-6215747

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16218 :: میں آئی کے منصور احمد ولد آئی کے محمد علی قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ آراکیز ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید　　العبد آئی کے منصور احمد　　گواہ کے اے نذیر احمد عطار

وصیت 16219 :: میں ایم ڈی ایف محمد ولد علی ڈی وی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 22.8.02 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک توشیبا کمپیوٹر لیپ ٹاپ جس کی ری سیل ویلیو 15 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید　　العبد ایم ڈی ایف محمد　　گواہ سی صلاح الدین

وصیت 16220 :: میں جسنہ زوجہ اے ظفر اللہ قوم مسلم عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن بے پور ڈاکخانہ بے پور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 31.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے طلائی زیور 285 گرام ۲۲ کیرٹ موجودہ قیمت 16872 حق مہر 60 ہزار روپے نقد وصول شدہ۔ میرا گزارا آمد ماہانہ 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق　　الامۃ ایم جسنہ　　گواہ ایم ظفر احمد

وصیت 16221 :: میں زکیہ صدیقہ زوجہ سرور رضا قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن B-189F/F Duggal Colony ڈاکخانہ خانپور ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 07/08/05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جائیداد منقولہ (ا) حق مہر /51000 بذمہ خاوند۔ زیور طلائی 80 گرام موجودہ قیمت /50120 روپے زیور نقرئی 400 گرام موجودہ قیمت -/4662۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شباب احمد　　الامۃ زکیہ صدیقہ　　گواہ سید کلیم الدین احمد

وصیت 16222 :: میں محمد سرور رضا ولد محمد اظہر قوم مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن B-189/F/F ڈاکخانہ دگل کالونی خانپور ضلع ساؤتھ دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی، اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے دلی میں ایک فلیٹ تین بھائیوں کے نام ہے جس کی قیمت 675000 روپے ہے۔ خاکسار کا حصہ 225000 روپے ہوگا یہ فلیٹ B-189,F/F Duggal Colony خانپور نئی دہلی 62 میں ہے۔ اس کا ایریا 112Sq yds اور 476 خسرہ نمبر ہے۔ میرا گزارا آمد ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید فیض احمد　　العبد محمد سرور رضا　　گواہ سید کلیم الدین احمد

وصیت 16223 :: میں شہیدہ نوشاد زوجہ اے ایس نوشاد قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن پلوروتی ڈاکخانہ پلورتی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زمین 24.5 سینٹ نمبر S.N (آبائی جائیداد) قیمت 120000 روپے۔ زیورات طلائی: ہار طلائی ایک عدد ۸ گرام کڑا ایک عدد ۶ گرام۔ بالیاں ایک جوڑی ۴ گرام۔ لوکٹ ایک عدد ڈیڑھ گرام۔ انگوٹھی ایک عدد ڈیڑھ گرام کل 21 گرام قیمت -/13750 روپے۔ حق مہر مبلغ 5000 روپے وصول شدہ۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے ایس نوشاد　　الامۃ شہیدہ نوشاد　　گواہ محمد نجیب خان

وصیت 16224 :: میں اے ایس نوشاد ولد اے ایم سلیمان قوم مسلم پیشہ آرٹسٹ عمر 35 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن پلوروتی ڈاکخانہ پلوروتی ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زمین معہ مکان ڈیڑھ سینٹ نمبر 20/1759/4A (مکان بالکل چھوٹا ہے) قیمت اندازاً مبلغ 95000 روپے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ چار ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نجیب خان　　العبد اے ایس نوشاد　　گواہ ابوبکر ٹی کے

وصیت 16225 :: میں چوہدری محمد نورالدین ولد چوہدری محمد عبداللہ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3400 روپے ہے۔ علاوہ ازیں الاونس ٹیوٹر 240 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.11.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ رفیق احمد بیگ　　العبد چوہدری محمد نورالدین　　گواہ مبشر احمد بدر

وصیت 16226 :: میں عطیۃ الوحید طاہرہ زوجہ چوہدری محمد نورالدین قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.10.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک عدد طلائی سیٹ وزن 22.500 گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 14625 روپے ایک عدد طلائی سیٹ وزن 25.530 گرام ۲۳ کیرٹ قیمت 17105/ ایک عدد طلائی سیٹ وزن 16.120 گرام ۲۳ کیرٹ قیمت 10800/ روپے ایک عدد ہاتھ کا بریسلیٹ وزن 12.970 گرام۔ ۲۲ کیرٹ قیمت -/8430۔ ایک عدد چین لوکٹ وزن 7.720 گرام، ۲۲ کیرٹ قیمت /5018۔ چھ عدد انگوٹھیاں طلائی وزن 17.850 گرام 23 کیرٹ -/11960 دو عدد چوڑیاں طلائی وزن 17.450 گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 11343 روپے ایک جوڑی بالیاں طلائی وزن 3.580 گرام ۲۳ کیرٹ قیمت /2399 ایک جوڑی ٹاپس طلائی وزن 2.180 گرام ۲۳ کیرٹ قیمت 1460 روپے چار عدد ناک کے کوکے طلائی وزن 0.960 گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 625 روپے۔ ایک جوڑی بالیاں طلائی وزن 1.500 گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 975 روپے۔ کل میزان -/84740 ایک سیٹ چاندی وزن 130.950 گرام قیمت 1375 روپے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 1.11.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نورالدین　　الامۃ عطیۃ الوحید طاہرہ　　گواہ رفیق احمد بیگ

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 Thursday 4/11th Jan 2007 Issue No.1-2

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

جماعت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ

دشمن کے ظلم کے ہاتھ جماعت کی ترقی کو کبھی نہیں روک سکے

جماعت کی ترقی رکنے والی نہیں ہر روز پیار اور محبت پھیلانے والے اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں، ہر دن جماعت کی ترقی کا ایک نیا سورج طلوع ہوتا ہے، ہر شام ترقیات کے نئے نئے پیغام لیکر آتی ہے۔ جماعت کا دنیا کے 185 ممالک میں پھیل جانا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ بر موقع جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2006 بمقام جرمنی

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمد للہ آج قادیان کا اور ہندوستان کی جماعتوں کا 115 واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اس جلسہ کو منعقد کرنے کا مقصد جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑو اس کے حقوق ادا کرو اس کے احکامات پر عمل کرو اور آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارہ کی فضا پیدا کرو جو مثالی ہو۔ اور پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی فضا کو اپنے ماحول میں اس طرح جذب کرو کہ یہ ہمیشہ جاری رہے۔ فرمایا: جلسہ میں مختلف علماء کی تقاریر ہوتی ہیں جن کو اگر غور سے سنا جائے اور ان باتوں کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کی جائے تو زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ہر سال شامل ہونے والوں کے روحانی معیار بلند ہوتے چلے جاتے ہیں۔

فرمایا: وہ جلسہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی میں منعقد ہونے والا جلسہ ہے جہاں حضورؑ کی یادیں وابستہ ہیں وہاں یہ روحانی تبدیلیاں اَور جگہوں کی نسبت زیادہ ہونی چاہئیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ جو اس جلسہ میں شریک ہوئے ہیں ضرور ان روحانی تبدیلیوں کے وارث ہونگے۔

فرمایا: ہمیشہ کی طرح نومبائعین بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں جن کی تعداد گیارہ ہزار بتائی گئی ہے اسطرح پاکستان سے بھی ایک بڑی تعداد میں احمدی اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں جو پینتالیس سو کے قریب ہیں۔ حکومت ہند نے بڑی فراخ دلی سے ویزے دیئے ہیں اور اس کے لئے ہم اُن کے شکر گزار ہیں۔ پاکستان سے آنے والے احمدیوں میں سے بھی کئی احمدی ایسے ہیں جو پہلی مرتبہ قادیان کے جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ یقیناً اس ماحول نے آپ کے دلوں میں بھی ایک عجیب کیفیت پیدا کی ہوگی جس کو ہر محسوس کرنے والا محسوس تو کر سکتا ہے لیکن بیان نہیں کر سکتا۔ وہ کیفیت جو دل سے پھوٹتی ہے اور جس پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا۔ جب اللہ کا بندہ اس کیفیت کو دعاؤں اور استغفار میں ڈھالتا ہے تو یہ کیفیت اُس کو اَور ہی دنیا میں لے جانے والی ہوتی ہے مجھے امید ہے کہ یہی کیفیت آپ کی بھی ہوگی۔ لیکن یاد رکھو یہ کیفیت عارضی نہیں ہونی چاہئے یہ جوش وقتی نہیں ہونا چاہئے یہ کیفیت دائمی کیفیت ہونی چاہئے کوشش کریں اس علمی اور روحانی ماحول کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔

فرمایا: مخالفت کی ہر آندھی اور طوفان جو آپکو ختم کرنے کیلئے اٹھ رہا ہے اور اٹھے گا وہ آپ کو خدا کے قریب لے جانے والا بن جانا چاہئے۔ الٰہی جماعتوں پر مخالفت کے طوفان آتے ہیں لیکن اللہ کی مدد سے جب آپ دعائیں کرتے ہوئے یہ سفر جاری رکھیں گے تو ہر منزل پر پہنچکر آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے عظیم الشان نظارے نظر آئیں گے۔ دیکھیں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے کتنے عظیم نمونے ہیں۔ مکہ میں کفار کی حکومت تھی اور انہوں نے وہاں وہ کچھ کیا جو اُن کے دل میں آیا۔ مسلمان غریب اور مسکین تھے وہ اپنی غربت، مسکینی اور بے چارگی کے باوجود اَحَد اَحَد کے نعرے لگاتے تھے۔ آج ہندوستان میں بھی احمدیت قبول کرنے والے اکثر غریب لوگ ہیں، مسکین لوگ ہیں، یہ لوگ کسی مولوی اور کسی لیڈر کو جو ان کی مخالفت کرتا ہے کوئی اہمیت نہیں دیتے اور خدا کی خاطر مخالفتوں کو برداشت کرتے ہیں۔ میں ان احمدیوں سے کہتا ہوں کہ ہندوستان میں کم از کم قانون تو آپ کے خلاف نہیں۔ کئی شریف افسران ہیں جو حق کا ساتھ دیتے ہیں اس لحاظ سے آپ پر ہونے والے ظلم انتہائی کیفیت نہیں رکھتے۔ ابتداء اسلام میں مظلوم مسلمانوں کو گرم ریت پر لٹا دیا جاتا تھا۔ دہکتے ہوئے کوئلوں کو ان کے جسم کی چربی ٹھنڈا کر دیتی تھی۔ اونٹوں کو مخالف سمت دوڑا کر ان کے جسموں کو چیر دیا جاتا تھا اس کے باوجود انہوں نے کبھی اپنا ایمان ضائع ہونے نہیں دیا آج اگر احمدیوں پر ظلم ہوتے ہیں تو اگر وہ اپنے ایمان پر کامل رہتے ہوئے ثابت قدم رہیں گے، اللہ انہیں بھی بغیر اجر کے نہیں چھوڑے گا۔ جس طرح اللہ نے کفار مکہ کو ان کے ظلموں کا مزہ چکھایا تھا اور مظلوم مسلمانوں کو کامیابیاں اور فتوحات عطا کی تھیں آج بھی اللہ تعالیٰ مظلوم احمدیوں کی تائید و نصرت فرمائے گا اور انہیں فتح اور نصرت سے ہمکنار کرے گا جیسا کہ اس کا وعدہ ہے: کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ ہم بھی اسی نبی کے ماننے والے ہیں ہم بھی اسی نبی کے غلام صادق مسیح الزمان کو مانتے ہیں اور اس کی بیعت میں شامل ہیں جس کی بیعت میں شامل ہونے کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا اس کو میرا سلام کہنا اور اگر برف کے پہاڑوں پر بھی گھٹنوں کے بل گھسٹ گھسٹ کر جانا پڑے تو جانا اور اس کی بیعت کرنا۔

فرمایا ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانی ہے۔ ہم نے اس نبی کی بات مانی ہے جو اللہ کا سب سے پیارا نبی ہے اور جس طرح اللہ کی سنت ہے اور وہ تمام انبیاء کو خوشخبریاں دیتا آیا ہے، اس زمانہ کی روشن دَور کی فتوحات کی بھی اس نے بشارت دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دشمن کی مخالفت تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تمہارے سے بھی اللہ کا کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ کا وعدہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ دشمن کے ظلم کے ہاتھ جماعت کی ترقی کو کبھی نہیں روک سکے۔

افغانستان جس کی سرزمین پر آج سے سو سال قبل صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ پر ظلم کیا گیا تھا اور وہ صبر و رضا کا پیکر ان کے ظلم و ستم پر ثابت قدم رہا اس ظلم کے بعد وہ بادشاہ بھی نہیں رہا اور وہاں کی حکومت آج تک بدامنی کا شکار ہے فرمایا آج دنیا کے کئی ممالک میں یہ ظلم و ستم ہو رہا ہے ان میں پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، انڈونیشیا وغیرہ شامل ہیں۔ بھارت کے کئی مقامات پر یہ ظلم ہو رہا ہے۔ یہ سب احمدی اپنی جانوں کی قربانیاں اس بات پر دے رہے ہیں کہ وہ اس مسیح و مہدی پر ایمان لائے ہیں جس کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ لیکن یاد رکھیں اس سے جماعت کی ترقی رکنے والی نہیں ہر روز پیار اور محبت پھیلانے والے اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں، ہر دن جماعت کی ترقی کا ایک نیا سورج طلوع ہوتا ہے، ہر شام ترقیات کے نئے پیغام لیکر آتی ہے۔ جماعت کا دنیا کے 185 ممالک میں پھیل جانا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضور نے فرمایا گزشتہ دنوں ہندوستان میں ایک معلم کو شہید کر کے اس کی نعش کو درخت پر لٹکا دیا گیا تھا۔ دشمن سمجھتا ہے کہ ایسے ظلموں سے وہ جماعت کی ترقی کو روک دے گا لیکن مجھے یقین ہے وہاں پہلے سے بڑھ کر جماعت پھیلے گی۔ وہاں کی حکومتی انتظامیہ سے میں کہتا ہوں کہ آپ لوگ ظالم کے ہاتھ کو نہ روک کر اس ظلم میں شریک نہ ہو جائیں۔ یہ یاد رکھیں مظلوموں کی آہیں عرش کو ہلا دیتی ہیں۔ ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں دیتے لیکن اللہ کے حضور جھکتے ہیں۔ وہ بہتر بدلہ لینے والا ہے۔ ہم اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ ہماری قربانیاں اللہ کے حضور اجر پانے والی ہیں۔ مخالف اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ مخالفت کر کے اس نے جماعت کی ترقی کے آگے بندھ باندھ دیا ہے لیکن وہ خدا جو اپنے وعدوں کا سچا ہے اور مزید راستے جماعت کی ترقی کا ہمیں دکھا رہا ہوتا ہے۔ بے وقوف ہیں جو یہ سوچتے ہیں کہ ریت کی دیواروں سے اس طوفانی پانی کو روک دیں گے ہمارے مخالف بے وقوفوں کی جنت میں بیٹھے ہوئے ہیں ہاں ان مخالفتوں کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ احمدی اور بھی ایمان میں مضبوط ہو جاتے ہیں۔ ہماری گزشتہ سو سال کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت کا ہر قدم ترقی پر گامزن ہے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اپنے گھروں کو جائیں اور ثابت قدمی دکھاتے رہیں۔ اور کبھی دنیا کے خوف سے اپنے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دیں تسبیح و تحمید اور استغفار کرتے ہوئے احمدیت کا پیغام پہنچائیں اپنی اصلاح کی فکر کریں دوسروں کیلئے نیک نمونہ بنیں اس کے نتیجہ میں آپ اوروں کو بھی احمدیت کی آغوش میں لانے کا باعث بنیں گے۔ اور جو بلی سال کے جلسہ میں آپ کی حاضری ہزاروں میں نہیں بلکہ لاکھوں میں ہوگی۔

اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہمیشہ اس کے حضور میں جھکنے والے اور استغفار کرنے والے بن جائیں تا کہ ہم نے جس امام کو مانا ہے اور اس کے ساتھ جو فیض مقدر ہے اس کے فیض سے فیضیاب ہوں۔

اپنے بصیرت افروز خطاب کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 1906 کے بعض الہامات سنائے اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دعائیں پڑھیں جو آپ نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کیلئے کی تھیں۔ خطاب کے اختتام پر حضور پُرنور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر ایک عالمی بیعت کی تقریب ہوئی جس میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ دنیا بھر کے احمدی شامل ہوئے۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ جلسہ سالانہ کی حاضری 25 ہزار تھی۔ ❀

Composing & Designing by: Krishan Ahmad Qadian